بہار کی خانقاہوں میں فارسی عربی اردو مخطوطات

جلد اوّل

خانقاہ منعمیہ (گیا) کے مخطوطات

کی

توضیحی فہرست

مرتبہ

ڈاکٹر عطا خورشید

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

بہار کی خانقاہوں میں فارسی عربی اردو مخطوطات

جلد اوّل

خانقاہ منعمیہ (گیا) کے مخطوطات

کی

توضیحی فہرست

مرتبہ

ڈاکٹر عطا خورشید

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

تقسیم کار : • مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر : • مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں : • مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۳
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علیگڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۱

اشاعت : ۱۹۹۳ء
قیمت : روپے

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز مکتبہ جامعہ لمیٹڈ)، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی میں طبع ہوئی

حرفے چند

صوبہ بہار ہمیشہ سے علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ خصوصی طور پر جنوبی بہار نے ایک سے بڑھ کر ایک علمی سپوت پیدا کیے۔ ان کے پروان چڑھانے اور انھیں شہرت دوام حاصل کرنے میں ان کے ذاتی کتبخانوں نے بھی کافی مدد دی ہے۔ یہ کتبخانے شہروں میں بھی تھے اور گاؤں و قصبوں میں بھی۔ گیا، پٹنہ، بہار شریف اور آرہ جیسے شہروں میں بھی اور دیسنہ، استھانواں، گیلانی، بابا، منیر اور پھلواری جیسے دور دراز کے قصبوں میں بھی اہل علم کو مستفیض ہونے کی دعوت دیتے رہتے تھے۔ یہ کتب خانے دلق پوش صوفیوں کے بند حجروں میں بھی رہتے تھے اور روسا و نوابین کے کشادہ محلوں کی زینت بھی ہوتے تھے۔ یہ کتب خانے اگر ایک طرف مطبوعات سے پُر ہوتے تھے تو دوسری طرف نایاب و نادر مخطوطات سے بھی مزین ہوتے تھے جسے دیکھنے کے لیے دور دراز سے لوگ آیا کرتے تھے۔ انھیں ذاتی کتب خانوں میں ایک کتب خانہ خدا بخش خاں کا بھی تھا جسے بانی کتب خانہ نے حکومت کے حوالے کر کے قوم کی ایک اہم میراث کو ہمیشہ کیلیے محفوظ کر دیا۔ لیکن اس صوبے کے دیگر کتب خانے ذاتی ملکیت ہی رہے۔ ان میں سے کچھ تقسیم ہند میں ضائع ہوئے اور کچھ دست برد زمانہ کی نذر ہو گئے۔ جو باقی بچے نیم وہ تاریک کوٹھریوں میں گٹھریوں میں بند پڑے ہیں یا اگر انھیں کہیں سلیقے سے الماریوں میں سجا کر رکھا گیا ہے تو ان کی حفاظت کا معقول انتظام نہیں ہے۔ اب نہ وہ نواب رہے اور نہ ہی وہ پہلے جیسے صاحب ذوق ——— لہٰذا اجداد کے ان مٹتے ہوئے نقوش کو باقی رکھنے کے لیے خدا بخش لائبریری نے ایک اسکیم شروع کی ہے جس کے تحت ذاتی لائبریریوں میں بکھرے عربی، فارسی اور اردو مخطوطات کی وضاحتی فہرست Descriptive Catalogue تیار کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ پیش نظر فہرست اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں شہر گیا کی ایک قدیم خانقاہ، خانقاہ منعمیہ کے کتب خانے کے مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کی گئی ہے اس میں باسٹھ ۶۲ فارسی گیارہ ۱۱ اردو اور پانچ ۵ عربی مخطوطات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ان مخطوطات میں بعض مخطوطات کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثلاً "ارکان نماز" (اردو) کا نسخہ بہار میں اس وقت لکھا گیا جب یہاں اردو پروان چڑھ رہی تھی۔ اسی طرح "ہدایت المسافرین" (اردو) کو جہاں اردو کے ارتقا میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے وہیں یہ صنف کے اعتبار سے بھی اپنی جگہ ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ "ہدایت المسافرین" اردو کا پہلا سفرنامہ (حجاز) ہے۔ لیکن یہ آج تک پردۂ خفا میں تھا۔ اس فہرست کے ذریعہ پہلی بار منظر عام پر آ رہا ہے۔ اسی طرح

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی "اسماء الرجال" بھی اس ذخیرہ کا ایک اہم نسخہ ہے۔ اب تک اس کے صرف ایک نسخے (نسخہ خدا بخش) کا علم تھا۔ پیش نظر فہرست کے ذریعہ اس کے دوسرے نسخے کا بھی پتہ چلتا ہے نیز یہ کہ نسخہ خدا بخش کے نسخے سے قدیم تر بھی ہے اور مصنف سے قریب العہد بھی۔

پیش نظر فہرست صوبہ بہار کے نجی ذخیروں کی فہرست سازی کی طرف بڑھتا ہوا پہلا قدم ہے۔ امید ہے تحسین کی نظروں سے دیکھا جائے گا۔ کتب خانہ منعمیہ کی طرح دیگر ذاتی ذخیروں پر بھی کام جاری ہے۔ امید ہے وہ بھی جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا

(ڈاکٹر) عطا خورشید

فہرست مخطوطات

مخطوطات اردو

مخطوطات عربی

مخطوطات فارسی

ارشاد در نماز و دعا و صیام

ئف : زاہد بن برہان بن محمود جلال الحسینی البخاری

اتب :

تصنیف :

کتابت :

ط : نستعلیق

ا/صفحات : ۲۹ ق

طر : ۱۳

ائز : ۲۱½×۱۰½ سینٹی میٹر

وضوع : ادعیہ

تدا : الحمد للہ الذی اصناف عبادہ المسرفین الی نفسہ والصلوٰۃ علی من امر بالنہی عن تنوطہم من رحمۃ محمد سلطان الانبیاء صاحب لواء حمدہ والہ الذی لایرمون شیئاً الا لوجہہ واصحابہ نجوم سموات ہدایتہ وازواجہ المطہرات من یوث الذی لاابتام ....

اتمہ : .... عون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ہل ہن کاشفات ضرہ او ارادنی برحمۃ ہل ہن ممسکات رحمتہ قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون۔

یفیت : مصنف نے اپنے خاندان کے لوگوں کی فرمائش پر اپنے والد قطب العالم برہان الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ کے فرمودات کو جو نماز و روزہ کے ادعیہ سے متعلق تھے قلمبند کیا ہے۔

ارواح السالکین

مصنف : محمد حسین نقشبندی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۷۱ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۲۷ ق

سطر : ۱۱

سائز : ۱۸×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : حمد موجودی را کہ ہر وجود و موجودات معبود است و بہ ذات والصلوٰۃ والسلام بران موجودکہ در ہر وجہ
متصف بصفات تشنہ و تنزیہ است......

خاتمہ : .... و بعضی ازاں نیز نا ماندہ اند آنہا از اہل اعراف شوند و دل نظرگاہ ایزد متعال باشد چوں قالب
رنگ و دل مرید رنگ دل پیدا کند بلکہ عین دل شود و قالب بنا مناسبت دل منظور.....
ذوالجلال باشد ؎

زخود بہتری جوی فرصت شمار ⁂ کہ با چوں خودی گم کنی روزگار

ترقیمہ : این نااختر بیجدان بعون اللہ تعالیٰ یکہزار و یکصد و ہفتاد و یک از ہجرت رسالت پناہ علیہ السلام
گذشتہ بود رسالہ ارواح السالکین را باتمام رسانید و وقتی باتمام رسید۔

اسرار قمریہ

صنف : سید شاہ عطا حسین

کاتب : رضی الدین حسن مبیتھوی

نہ تصنیف :

نہ کتابت : ۱۲۶۵ھ

ط : شکستہ

راق / صفحات : ۳۳ ق

طر : ۱۵

سائز : ۲۳ x ۱۴ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف (ملفوظات)

تدا : الحمدللہ الذی احسن الخالقین وخلق الانسان من المارد..... سری وانا سرہ وجعلہ خلیفۃ واسرار..... والسلام علی سید الاولین والآخرین نبینا محمد ن..... امام المرسلین...... النبین کما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وما ارسلناک الارحمۃ للعالمین.......

خاتمہ : ..... اے عزیزان کلام کرامت انتظام حضرت قطب العصر کہ بجای دستور العمل نوشتہ ام باید کہ معمول ارند واللہ تعالیٰ بان عزیزان ہم توفیق تحریر و تعمیل بخشد۔

ترقیمہ : الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ والسلام علی من تبع الھدیٰ کہ رسالہ ہذا مسمیٰ باسرار قمریہ از تالیف و تصنیف پیر و مرشد سید شاہ عطا حسین صاحب قبلہ دام اللہ........ ملفوظ جناب مستطاب پیر و مرشد سید شاہ قمر الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ است بروز جمعہ تاریخ سیزدھم شھر رمضان المبارک ۱۲۶۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم از قلم بدرقم عاجز زمن رضی الدین حسن مبیتھوی اختتام یافت۔

یفیت : کافی کرم خوردہ

اشارات

مصنف : شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسیؒ

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۷۹ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۱۳ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۲۲×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : اشارہ اول شیخ فتح محمد را و شیخ باد چوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از معراج باز آمد یاران پرسیدند کہ یا رسول اللہ جمال ردیۂ ربانی مشاہدہ کردید گفت آری گفتند چگونہ جواب گفت.......

خاتمہ : .....اگر گوئی کہ خدائے لاشریک است دریں حرف شریک پیدائی شود چرا کہ اول نام شریک باشد لاشریک چگونہ ظاہر گردد در نہم کہ چہ می گوئی ے

ہر کہ اندر قدیم می باشد ؛ لاشریک و شریک می باشد

ترقیمہ : تمام شد اشارات سی و نہ حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ از دست خاکسار ذرہ بیمقدار شیخ عنایت کریم سلروی بتاریخ یکم شہر ربیع الثانی ۱۲۷۹ ہجری صلعم روز جمعہ وقت پاے روز بر آمدن بمقام موضع سورہ بپاس خاطر برادرم مولوی عبداللہ صاحب نوشتہ شد۔

کیفیت : اس کتاب میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کے ۲۹ مکاتیب ہیں جو مختلف لوگوں کو لکھے گئے ہیں۔ ہر مکتوب کو "اشارہ" کا عنوان دیا ہے اور اسی مناسبت سے اس تصنیف کا نام "اشارات" رکھا گیا ہے۔

امواج البحار فی سر الانہار

صنف : یکی از مریدان حضرت شاہ برہان الحق والدین قدس سرہٗ (خواجہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ)

کاتب :

نہ تصنیف : ۱۱۸۴ء

نہ کتابت :

ط : نستعلیق

راق صفحات : ۱۵ ق

سطر : ۱۶

سائز : ۳۰×۱۸ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف

بتدا : الحمد للہ رب العالمین کہ ہستی موہومہ عاشقان را از تجلی احدیت نیست گردانیدہ و روئے موحدان را از نور وحدت بپوشانیدہ نظری عنایت کرد کہ وجود واحد مشاہدہ نمودند و کاملان مکمل را خلعت از ہستی خویش بخشیدہ کہ در فرق و جمع خود را مشاہدہ فرمودند۔۔۔

خاتمہ : .... و تعطیل بر ہیچ یک جایز نہ اگر خواہی کہ اہر گردی سعی کن و تفکر در مراقبہ نما و از قعر چاہ خودی بر ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن وصلی اللہ علی محمد والہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الغایقین تسلیما کثیرا کثیرا۔

ترقیمہ : ندارد

کیفیت : مصنف نے کہیں بھی اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن "یکے از مریدان حضرت شاہ برہان الحق والدین قدس سرہٗ" ہے اور خاندانی روایات کے مطابق یہ تصنیف حضرت خواجہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ (م ۱۲۰۵ھ) کی ہے۔ آپ اردو کے ایک بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔

انساب شرفی

مصنف : شہامت حسین

کاتب : وارث علی

سنہ تصنیف : ۱۳۰۵ء

سنہ کتابت : ۱۳۱۴ء

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق/صفحات : ۹۴ص

سطر : مختلف

سائز : ۲۶×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : نسب

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والطیبات علی سید المرسلین خاتم النبیین و آلہ واصحابہ اجمعین بدانکہ از کتب تواریخ و ملفوظات مشائخ منتخب ساختہ مشلمر (کذا) سوانح انسان بریں عنوان مختصری پردازد کہ ابتدای ظہور انسان بگلستان جہان حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام و حضرت مامان حوا رضی اللہ عنہا بودند ویرا فرزندان و دختران توامان تولد می شدند.... ۔

خاتمہ : .... شعر تاریخ وفات حضرت مخدوم شرف الدین قدس سرہ

چو گشت پیر شرف ان راضی رضای خدا

شدند خلق ہمہ زار زار ان شرف الدین

ترقیمہ (اول) : الٰہی بحرمت جان پاک خاتم الانبیاء والمرسلین و امام الاتقیاء والنبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ جملہ مومنان و ارباب ناظران و نویسندہ را توفیق بخیر مرحمت فرما آمین ثم آمین ۔

ترقیمہ (ثانی) : ہزاران ہزار سپاس مر بانبان حقیقی کہ کتاب لاجواب انساب شرفی بفرمائش حسب الحکم راس الممالک شرافت دویہم فرق آفاق نجابت قدردان جوہریان بازار معانی رئیس الاعظم جناب خواجہ عبدالکریم صاحب لازالت شموس اقبالہ وجلالہ از دست ناکارہ جہان خاکسار ازلی وارث علی بتاریخ سیزدہم شہر جمادی الاول

۱۳۱۴ ہجری نبوی بوقت برآمد پاسی روز زیور اختتام پوشید بر ناظرین ہویدا باد و کاتب را بفاتحہ خیر یاد می فرمودہ باشند۔

ہر کہ خواند طمع دعا دارم ۔۔ زانکہ من بندہ گنہگارم

کیفیت : مصنف قصبہ سونیرہ موضع مخدوم پور پرگنہ اروَل کے رہنے والے تھے۔ ان کی روایت کے مطابق انھیں ایک دن کتابوں کے درمیان چند "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق دستیاب ہوئے جس میں حضرت مخدوم شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ کے اجداد کا ذکر تھا اور ان کے عرب سے ہندوستان آنے کی تاریخ بیان کی گئی تھی یہ تذکرہ ان کی اولاد سے ہوتے ہوئے حضرت شیخ جلال الدین المعروف بہ سید خرّ رحمۃ اللہ علیہ تک منتہی ہوتا تھا۔ مصنف نے مولوی حاجی ظہور الحسن صاحب، سید شاہ علیم الدین حسین صاحب منیری اور مولوی حاجی و حافظ سید شاہ نصیر الدین احمد صاحب نقوی الرضوی و اشرفی کی خواہش پر انھیں دستیاب شدہ "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق کی روشنی میں حضرت مخدوم جہاں شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کی اولاد کا نسب نامہ اپنے عہد تک کا ترتیب دیا۔ حاجی ظہور الحسن صاحب کی روایت کے مطابق یہ "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق کے مصنف حضرت مخدوم سید واحد الدین تقوی معروف بہ مخدوم سید وحید الدین چلہ کش رضوی تھے۔

جامع تاریخ شہامت حسین صاحب نے کتاب کی تالیف کے بعد اس نسخہ کو خاندان کے مندرجہ ذیل سر برآوردہ لوگوں کے پاس تصحیح کی غرض سے بھیجا۔

۱۔ علیمُ الدین حسین ولد شاہ امین الدین علی شطاری فردوسی ہاشمی منیری۔

۲۔ حافظ سید نصیر الدین احمد بن سید غلام نقشبند بن سید موسیٰ علی رضوی الشرفی سونیروی۔

۳۔ سید محمد حسین سونیروی۔

۴۔ سید محبوب حسین رضوی الشرفی والسونیروی۔

۵۔ محمد سخاوت حسین شمسی و شرفی اروَلی۔

۶۔ سید امداد علی رضوی شرفی سونیروی۔

۷۔ نجم الدین احمد بن سید شاہ امیر احمد بن سید شاہ افضل علی بن شاہ مہر علی۔

۸۔ محمد عبد الصمد بن سید علی حسین بن سید منظر علی رضوی والشرفی والسونیروی۔

۹۔ وحید الدین اشرف بن سید شاہ انور علی بن سید شاہ منصب علی بن سید شاہ محمدی بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ قطب الدین بن سید شاہ عبد النبی بن سید شاہ قاضی سیف الدین۔

۱۰۔ محمد نصیر ابن سید شاہ راحت حسین ملاسی بن سید شاہ فرحت حسین بن شاہ احمد علی بن سید خادم علی بن میر متین بن میر پیر علی بن شاہ رحیم اللہ بن حضرت ملا محمد راضی بن شاہ غلام محی الدین بن حضرت شاہ زندی پڑی بن شاہ میران۔

۱۱۔ سید امیر احمد بن سید احمد بخش رضوی الاشرفی۔

مندرجہ بالا افراد نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد حاشیے میں قابل غور اضافے کیے ہیں جو اس نسخہ کی اہمیت کو دو بالا کرتے ہیں۔

صوبہ بہار میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیریؒ کے خانوادے کو قدیم خانوادوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس مناسبت سے اس کتاب کو بہار کے خانوادوں پر لکھے گئے نسب ناموں میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے اور اگر حاجی ظہور الحسن صاحب کی روایت کی روشنی میں اس تصنیف کا جامع اول وحید الدین چکہ زش ہر آبادی کو تسلیم کر لیا جائے تو صوبہ بہار میں لکھے جانے والے نسب ناموں میں اسے اولیت کا درجہ حاصل ہو گا۔

انشاء فرمان علیم

سنّف : محمد قاسم داناپوری

کاتب : " " "

تصنیف : ۱۲۶۹ھ

کتابت : "

ط : نستعلیق

اد صفحات : ۵۴ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۱۶×۲۴ سینٹی میٹر

وضوع : داستان

ـتدا : درزغرور حمد وسپاس نثار بارگاہ عظمت وجلال شہنشاہی است کہ اقبال ارادتش بر ایوان الارکان کوس کن فیکون بنواخت وسرہنگ قدرتش سایر ذرات مکونات را از نہان خانہ وحدت بدیوان کثرت از دیوجود ساخت......

خاتمہ : ......چون محل خود در آمد ادرو پدرش کہ از الم مفارقتش بر بستر ناتوانی ومجبوری افتادہ بودند واز گریہ وزاری شبانروزی دیدہ ہاے خود را سپید کردہ بودند بدیدار مسعود ولقای نگار بیگم بینائی تازہ وقوت بے اندازہ یافتند وبحصول این نعمت عظمیٰ ومسرت کبریٰ مجلس عیش وطرب قرار دادند وہر وضع وشریف شہر را بدعوت خواستند الجملہ بعد ازیں مسعود ونگار بیگم مدام حیات خود بمدام بعیش وعشرت بسر کردند وعمر عزیز خود را بکمال راحت ومسرت گذرانیدند۔

ترقیمہ : الحمد للہ کہ دریں اوان سعادت اقتران کہ تاریخ بستم از شہر شعبان المعظم سال یکہزار ودوصد وشصت ونہم ہجری قدسی است دریں بلدہ فاخرہ مستقر الخلافت اکبرآباد ایں نگارنامہ تکمیل رسید وفرمان علیم بامتثال انجا میدالہی مقبول طبایع خاص وعام مش گردانی ومحرک تالیفش ومؤلف کیفیش را بمرادات کونین رسانی بحق محمد والہ الامجاد واصحابہ الاجواد تم ام شد۔

barabad
Agra)

کیفیت : سلطان محمود غزنوی اور نگار بیگم کے عشق کی داستان ہے۔

انشاء ہر کرن

مصنف :

کاتب : تلوک چند

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۸ فصلی

اوراق : ۶۳

سطور : مختلف (۱۰ — ۱۴)

سائز : ۱۸ × ۱۰ سینٹی میٹر

خط : شکستہ آمیز نستعلیق

موضوع : انشاء

ابتدا : ہمایوں است بعبارت درنمی آید بزبانی درخلوت بعرض گرامی آں سلطنت پناہ خواہد رسانید.....

خاتمہ : .....شیخ عبداللہ در بلدۂ ہند رسانند و دیگر اشتیاق نامہ بندہ عریضہ محبان پناہ عطوفت دستگاہ خواجہ محب اللہ رسانند

ترقیمہ : ایں نسخہ انشاء ہرکرن تصنیف .... سلطانی در عہد نواب مستطاب معلی القاب نواب علی وردی خاں بہادر...... کاتب الحروف تیلوک چند ولد مانکچند قوم کایستھ متوطن ساکن قصبہ گیا مرقوم ۱۱۴۸ فصلی شوال ۲۲ قلمی نمودہ شد۔

کیفیت : ناقص الاول۔

انیس العارفین

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۶۵

سطور : ۱۳

سائز : ۲۰ × ½۱۲ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : حرمی نہ حرمی بلکہ محرمی نہ حرمی نہ محرمی یعنی دلی نہ دلی بلکہ بیدلی نہ دلی بہ بیدلی در صفتی چہ صفتی کہ عین نہ موصوف کہ نہ عین موصوف نہ غیر موصوف ترا نہ عجز الواصفون عن وصفک ما عرفناک حق معرفتک می سراید....

خاتمہ : .... دیگر آنکہ تجلی حق را مفید نمی کنند و در...... تجلی حق می بینند ... را گفتند در مذہب بین اکنا افزود انی تجلی مذہب ربی یعنی در مذہب نہ ایم ہر چہ خواہد برادیم۔

اوراد خورد

مصنف	:	حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ
کاتب	:	شیخ عنایت کریم
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۲۶۹ھ
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۱۹ ق
سطر	:	۱۶
سائز	:	۲۱×۱۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا	:	الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ الطاہرین والطاہرین. بدانکہ بندگی حق تعالیٰ بہمناں کہ بر بندگان مکلف فرض عین است........
خاتمہ	:	یاستار العیوب یا ذا الجلال والاکرام یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
ترقیمہ	:	تمام شد نسخہ اوراد خورد تصنیف حضرت مخدوم شرف الدین قدس سرہٗ بتاریخ بست ویکم شہر ذی قعدہ ۱۲۶۹ھ روز یکشنبہ بوقت گذشتن دو پاس شب بخط خام شکستہ انجام بندہ فقیر حقیر شیخ عنایت کریم بن شیخ... ساکن موضع سوارہ پرگنہ نہرہ قلمی نمودہ شد۔
کیفیت	:	درمیان کے چند اوراق دریدہ ہیں۔

پنج مجلس

صنف : میر سید علی ہمدانی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

ط : نستعلیق

وراق/صفحات : ۱۸ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۵×۱۶ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف

بتدا : الحمد للہ الذی خلق الوجود من العدم فبدت علی صفحاتہ انوار القدم شکر آن خدای راکہ او ہست آفریدست از عدم ابس کرد پیدا از عدم انوار اسرار قدم، ماوای ہر بیچارہ او بیچارگان را چارہ او، دلدار ہر غمخوارہ او غفار ہر صاحب ندم......

خاتمہ : ..... اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب روز نامہ نزدیک نیست کہ من ال کنم زانکہ نو بسم خبردھم ونہ آنرا پاک کنم اگاہ کردانم نہ باکس مشورت کنم وآن ارادان یقم الی یوم القیامۃ انا امیھا الیہ لہم الرشاد۔

سترقیمه : تمت ہذہ النسخۃ المسماۃ بہ پنج مجلس من تصنیف حضرت میر سید علی ہمدانی۔

تذکرۃ الاولیاء

مصنف : شیخ فرید الدین عطار

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق صفحات : ۲۷۷ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۵×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ

ابتدا : الحمد للہ الجواد بافضل انواع النعماء المنان باشرف اصناف العلماء المعروف اعالی ذی
العزو الکبریاء المعبود بجز جناس العبادت فی اعماق الارض و اطباق السماء ذات المنعمۃ......

خاتمہ : شیخ گفت ایں جوامردے نبود کہ حق نگاہ نداری بیگانہ پای و بیگانہ روی ترسا در حال مسلمان شد و
آں جاں تمام کرد چوں شیخ بعد از وفات او بجا رفت واللہ اعلم بالصواب صاحبہ و مالکہ
... مولانا اسمٰعیل بن مغفور ابراہیم ابن مغفور مولانا رکن الدین...... سطر.....

کیفیت : ترقیمہ میں سے کو مٹا دیا گیا ہے اور صرف سنہ صاف پڑھا جاتا ہے آخری صفحہ پر کسی مطالعہ کنندہ
نے کسی کی تاریخ پیدائش شکستہ حروف میں لکھی ہے جو ۱۰۹۰ھ کی ہے "شب سہ شنبہ غرہ ذی القعدہ سنہ
ہزار و نود... بوجود آمد حق تعالیٰ بعمر طبعی رساند بہ خضر... گفتہ ام تاریخ بادہ نیک بخت ۱۰۹۰ھ

تذکرہ حضرات چشتیان و سہروردیان

نف : محمد قاسم

ب :

صنیف :

کتابت : ۱۰۷۱ھ

اق : ۵۶

طور : ۱۵

ائز : ۲۲×۱۵ سینٹی میٹر

ط : شکستہ

ضوع : تذکرہ صوفیا

تدا : مقالہ در ذکر حالات و مقالات مشائخ ہندستان قدس اللہ اسرارہم دانشوران کو در تحقیق عالمان لوای توفیق کہ در لوح سیر تاریخ طرح سخن کشیدہ اند...

اتمہ : ..... چوں وقت رحلت شیخ در رسید ہر دو پسر پیش.... گفت ہر گاہ شمارا مشکلے کار پیش آید بر سر قبرم حاضر شدہ گویند کہ توفیق اللہ خواہد شد۔

یفیت : اس کتاب کو دو لمعہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لمعہ اول میں چشتی صوفیہ یعنی خواجہ معین الدین چشتی، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید الدین گنج شکر اور خواجہ نظام الدین اولیا کا تذکرہ ہے۔ لمعہ دوم میں سہروردی صوفیہ یعنی مخدوم بہاء الدین ذکریا ملتانی، شیخ صدر الدین، شیخ رکن الدین ملتانی، جلال الدین تبریزی، شیخ حسن افغان، مولانا حسام الدین، شیخ جلال الدین جہانیاں جہاں گشت، شیخ راجو قتال شیخ کبیر الدین۔

نسخہ کرم خوردہ ہے۔ بالخصوص آخری چھ اوراق زیادہ کرم خوردہ ہیں۔ مصنف نے شیخ عین الدین جنیدی بیجاپوری کی "تذکرۃ الاولیاء ہند" سے کافی مدد لی ہے۔ اسکے علاوہ "سیر الاولیا" اور "خیر المجالس" کا بھی اکثر جگہوں پر حوالہ دیا ہے۔ تعارف کتاب میں ہی اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ "انشاء اللہ تعالےٰ اگر عمر باشد و دیگر کتب اولیا بدست افتد ثانیاً بار احوال و اقوال آن بزرگان را مفصلاً در قلم آوردہ ضمیمہ این نوشتہ خواہد گردانید۔"

تذکرۃ المعاصرین

مصنف	:	محمد المشتہر بعلی بن ابیطالب بن علی الزاہدی الجیلانی (شیخ محمد علی حزیں)
کاتب	:	
سنہ تصنیف	:	۱۱۶۵ھ
سنہ کتابت	:	۱۲۸۲ھ
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۶۵ ق
سطر	:	۱۳
سائز	:	۲۴ x ۱۵ اینٹی میٹر
موضوع	:	تذکرہ (شعرا رفارسی)

ابتدا : تعالی اللہ حمد بیوں کہ اوراق پریشان مجموعہ کون و مکاں را رشتہ ایجاد شیرزہ بستہ و از ترکیب ظلمت ونور و عدم و ظہور صفحہ سادہ ازکان را بچندیں نقش و نگار غریب آراستہ در حیطہ وسعت کدام بیان و بزور طاقت کدام لسان است....

: ... مرزا محمود سبزواری از سادات رفیع القدر بی مختار بود و در مدتہا در اصفہان صدیق معاشر و خطوط را خوش می نوشت بغایت حمیدہ و خصال و شیریں مقال یکیں راسی سال گذشتہ کہ در مشہد رضویہ علی سرتہا التحیۃ سعادت رحلت یافت.

من افتادہ راصدای نیست ـ ور نی بوریا نوای نیست۔

....

سخنم گوش سیوان (کذا) کردن ـ جز دعای تو مدعای نیست

ترقیمہ (اولی) : رب العزت تعالی مجدہ والمنا شکرہ وحمدہ فرصت بخشید کہ در مدت نہ روز بعض بعض ساعات لیل و نہار را بہ افسردگی و کمال تفرقہ آں کہ موی ابسرنیست معروف و خویش را مشغول تسوید ایں اوراق داشتہ یکصد کس از دوستان ہم نفس و یاران سخن رس را در یں مجلس گرامی و انجمن سامی

فراہم آورد واز سخنان آینہ خاطر آشفتہ مسامعت نمود بزبان قلم داد الہی عافیت محمود کردان حررہ المفتاق الی بہ رب الغنی محمد المشتہر بعلی بن ابی طالب بن علی الزاہدی الجیلانی حامداللہ وحدہ از دید دوران چشم اندارد کہ بنظر شفقت واشعاف نگرستہ مدعای مغفرت یاد فرمایند۔

بست ودوم شہر رمضان شریف روز جمعہ ۱۲۸۲ ہجری کاتب رسالہ ہذا از کتاب انفراغ یافت۔

تکملة الایمان و تقویة الایقان

مصنّف : عبد الحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری

کاتب : معز الدین عرف حافظ کلام

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۶ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق / صفحات : ۶۸ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : عقائد

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین اما بعد چنیں می گوید فقیر حقیر اضعف عباد اللہ القوی الباری عبد الحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری کہ این رسالہ ایست مسمےٰ تکملة الایمان و تقویة الایقان در بیان عقائد اسلام ....

خاتمہ : ... از کعب احبار روایت است کہ گفت دہ پیغمبر ختنہ نا کردہ اند اول آدم مختون گشت بعد ازاں شیث کذا داؤد یس و نوح و لوط و اسمٰعیل و یوسف و ذکریا و عیسیٰ و محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ و جمیع الانبیا و المرسلین۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ متبرکہ تکملة الایمان بروز یکشنبہ بتاریخ بست و چہارم شہر ذی الحجہ ۲۶ جلوس والا مطابق ۱۱۵۶ ہجری خط خام معز الدین نام عرف حافظ کلام ساکن قصبہ منگلکوٹہ بدولت خانہ میر محمد ماہ تحریر یافت. مالک میر عظیم الدین حسینی در مقام مرشد آباد در عمل نواب علی وردی خان مہابت جنگ و در ہنگام رنگیان مرقوم یافت و ہر کہ دعوی نماید باطل و نا مسموع گردد

جذب القلوب الی دیار المحبوب

صنف : شیخ عبد الحق محدث دہلوی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴۰۹ ص

سطر : ۱۴

سائز : ۱۴×۲۳ سینٹی میٹر

موضوع : سیرۃ

ابتدا : صد شکر کہ از بیکی عنم رستم .:. چوں قطرہ بدریای کرم پیوستم
برکشتی توفیق ازل بنشستم .:. واز زمزم قدس چہرۂ دل شستم

خاتمہ :

ترقیمہ : تمت بالخیر مسموع اوراق این نسخہ متبرکہ۔

جوامع الکلم

مصنف : میر سید محمد گیسو دراز

کاتب : سید محمد منظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : در... کنام او معنی است خرافات است و بر...... نلت کہ اشارة بدا معنے واردایات بنیات ...
...... تیزہی است مراں معنی ان اللہ لایستحیی ان یضرب مثلاما بعوضة فما فوقہا ......

خاتمہ : ...... حفظ اقوال حفظ افعال دوال از غلبات احوال خطا شد کہ انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی ...ونسبت
الیوم من عشق صعوتی فلا ادری غداتی من عشاقی برآمدہ آن کہ حفظ امور ست بجائی کہ محول نوال اوست

ترقیمہ : تمام شد شرح رسالہ حضرت میر سید محمد گیسو دراز

کیفیت : پیش نظر نسخہ "جوامع الکلم" ہی غالباً "رسالہ جنونیہ" ہے جسے "رسالہ جنونیہ" کے نام سے رفیعہ سلطانہ نے اپنی تصنیف "اردو نثر کی ابتدا اورا تا" میں اردو کا اولین نثری رسالہ قرار دیا ہے۔ "رسالہ جنونیہ" ہی کی طرح "جوامع الکلم" میں بھی اردو ... ... کی صوفیانہ تشریح کی گئی ہے۔ مثلاً "بات کی بات خرافات کی خرافات" "اوباں بسائیں تین کمہار، دو نولے ایک کے ہاتھ نہیں" وغیرہ۔

جواہر الانوار

مصنف : سید شاہ قمر الدین حسین منعمی ابو العلائی.

کاتب : سید شاہ رضی الدین حسن بیتھوی.

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴۸ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۲ x ۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : بعد ستایش حضرت پروردگار کہ... وادہ سایر موجودات راز ... غیب بوجود آوردہ وانسان را کہ بسب ظاہر بچندیں پستی جادادہ بنوای الانسان....

خاتمہ : ... اگرچہ بیشتر فنای دست می دادہ باشد وخالی رونمودہ باشد کہ ازاں رفع علم خودی بودہ باشد لیکن اینقدر خودی ماندہ باشد کہ علم ایں حال نیز ماندہ باشد۔

ترقیمہ :

کیفیت : مصنف سلسلہ منعمیہ ابو العلائیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ تھے. آپ داناپور شہر پٹنہ کے رہنے والے تھے. آپ کا وصال عظیم آباد شہر پٹنہ میں ۱۲۸۵ھ میں ہوا۔

اس تصنیف کا تفصیلی تعارف جناب طلحہ رضوی برقؔ اور جناب احمد بدر صاحبان نے تصوف سمینار منعقدہ خدابخش لائبریری (فروری ۱۹۸۵ء) میں پیش کیا ہے۔

بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

آخری صفحہ پر کاتب مذکور کی اس تصنیف کے متعلق یہ یادداشت درج ہے:

"میں ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ میں اکبرآباد عرف آگرہ پہنچا شعیبیہ محمدیہ لائبریری کی تعریف سن کر دیکھنے کو گیا وہاں کی فہرست میں اس کتاب کا نام دیکھا گیا مگر تلاش سے معلوم ہوا کہ کتاب جلد بندی کے لیے گئی ہے۔ مکان واپس پہنچ کر جناب مولوی سید سعید احمد صاحب مارہروی کی خدمت میں خط لکھا اور حسرت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نقل کا خواستگار ہوا۔ بعدہٗ مجھے بنگال کی طرف جانا پڑا۔ وہاں سے واپس آیا مولوی صاحب ممدوح کا مرسلہ کتاب کا پارسل پایا۔ بغایت مسرت و خوشی حاصل ہوئی اور اسی وقت سے نقل کرنا شروع کیا۔ الحمدللہ کہ باوجود صدہا افکار ۲۸ جمادی الاول ۴۴ کے شروع ہو کر ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ کو نقل کا کام ختم ہو گیا۔ اس درمیان میں چند روز ایسے بھی گذرے کہ ایک حرف بھی لکھا نہ جا سکا۔ بعض جگہ کتاب میں ایسی عبارت تھی جو بہت غور و خوض کے بعد بھی سمجھ میں نہ آسکی۔ لہٰذا بجنسہٖ نقل کر دی گئی ہے۔ ہیچمدان فقیر حسین الدین احمد منعمی۔

حجۃ العارفین

مصنف : شاہ حیات اللہ منعمی ابوالعلائیؒ

کاتب : حسین الدین احمد منعمی (م ۱۹۳۹ء)

سنہ تصنیف: ۱۲۰۴ھ

سنہ کتابت: ۱۳۴۴ھ

اوراق : ۸۴

سطور : ۱۰

خط : نستعلیق خوشخط

سائز : ۱۸×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع: تذکرہ صوفیا

ابتدا : الحمد للہ الذی... ایں فقیر حقیر کمترین درویشان حیات اللہ حسنی المنعمی الابوالعلائی نقشبندی چشتی ازدار الخیر اجمیر بشرف زیارت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہٗ مشرف گردیدہ...

خاتمہ: ... پس صفت بندہ وز آمد از حق ولامحال اختیار حق ازلی بود وازاں بندہ محدث ویرا ازلی فناء رانبا شد و چوں اختیار حق اندر تمام شد...

ترقیمہ: بخط خام فقیر حسین الدین احمد منعمی ابوالعلائیؒ نقل شد تاریخ بیز دہم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ/۲۴ جنوری ۱۹۲۶ء

کیفیت: نسخہ ناقص الآخر ہے۔ غالباً پیش نظر نسخہ میں جس نسخے سے نقل کیا گیا ہے وہ بھی ناقص الآخر یا نامکمل تھا کیوں کہ کاتب نسخہ ہٰذا نے بھی یہ تحریر لکھ کر اس نسخے کو ختم کیا ہے کہ "کتاب حجۃ العارفین تصنیف حضرت شاہ حیات اللہ منعمی ابوالعلائیؒ تا ہمیں جا نوشتہ بودند تمام شد"

مصنف شاہ حیات اللہ منعمی سید شاہ حسن علی قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ سلسلۂ منعمیہ ابوالعلائیہ سے منسلک تھے۔ اسی مناسبت سے انھوں نے حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء قدس سرہٗ نیز ان کے خلفاء وصاحبزدگان کا تذکرہ ترتیب دیا ہے۔ ان کے علاوہ سلسلۂ منعمیہ کے اجل صوفیوں مثلاً حضرت مخدوم منعم پاکباز قدس سرہٗ (م ۱۱۸۵ء) حضرت شاہ حسن علی قدس سرہٗ (م   ) حضرت حسن رضا قدس سرہٗ (م   ) وغیرہ کا بھی

خوان پر نعمت

مصنف : حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری۔

کاتب : دلدار علی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۹۹ فصلی

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۳۹ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۴ x ۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (ملفوظات)

ابتدا : الحمد اللہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی رسولہ المجتبیٰ محمد المصطفیٰ والہ اجمعین اما بعد،
از شکر خداوند جل و علا و درود بر مصطفےٰ آنچہ از زبان گوہر نثار و نطق شکر بار مخدوم روزگار شرف
الحق والحقیقۃ والدین متع اللہ والمسلمین احول بقامہ بود از تمام اتمام جلد اول ہم از ملفوظ بندگی
مخدوم کہ نامش معدن المعانی شدہ است.....

خاتمہ : ..... شرط عبودیت بجا آوردہ اند نہ آنکہ..... ایشان بود

ترقیمہ : نسخہ خوان پر نعمت از ملفوظات حضرت مخدوم شاہ شرف الحق والشرع والدین کہ بتاریخ ہفتدہم شہر شوال
۱۱۹۹ فصلی بپاس خاطر حضرت شاہ صاحب ہذا..... سخندان شاہ غلام حسین صاحب قبلہ دام اللہ الطافہ
واشفاقہ بروز جمعہ باتمام رسید۔

دافع الملحدین

صنف	:	ابراہیم بن فضل اللہ
کاتب	:	
ہ تصنیف	:	
ہ کتابت	:	
ط	:	شکستہ بدخط
راق/صفحات	:	۸ ق
طر	:	۱۹
ائز	:	۲۳×۱۳ سینٹی میٹر
وضوع	:	عقاید
تدا	:	بپاس بیقیاس مرحضرت صمدیت کہ فرستادہ قرآن مجید را بر محمد علیہ السلام بلغت عرب بیان واضح و روشن رہنمائی مومنان را والزام محبت مرکافران را ومنافقان را و درود نا کائنات فخر موجودات روکنندہ کفر و بدعت ونصب کنندہ علم شریعت کہ نام پاک او محمد است صلی اللہ علیہ وسلم . . . .
اتمہ	:	. . . چنانچہ امام ... اجل اہل التقوی مولانا ضیاء الدین شبانی را در رسالہ خود فرمودہ است کہ ہر کہ صحبت اہل تصوف کند باید کہ صحبت کسی گیرد قولاً فعلاً ظاہراً و باطناً متابع مذہب و سنت و جماعت بود چنانچہ بندگی حضرت شیخ الشیوخ العالم شہاب الملۃ والشرع والدین السہروردی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز در وصیت نامہ خود بدیں . . . . . .
کیفیت	:	ناقص الآخر۔ مصنف نے ہندستانی مسلمانوں کے باطل عقاید کی اصلاح کے لیے یہ رسالہ تصنیف کیا ہے۔ سبب تالیف کے تحت لکھتا ہے: می گوید بندہ ضعیف نحیف الراجی الی رحمۃ اللہ ابراہیم بن فضل اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ ولحسن الیہما والیہ چوں ایں امیدوار احقر الناس در ولایت ہند رسید کہ بعضے مردان خود را بلباس درویشی آراستہ اند واعتقاد خود را بر نفاق وضلالت وبدعت گماشتہ اند . . . . . ولبعضے مسلمانان ضعیف عقل را در راہ باطل دعوت می کنند وایں دعوت شیطان

را ارشادی خوانند و بعضے خلق است معقیدہ برایشاں اقتدا می کنند و بالفاظ باطل دریں ولایت حدود شریعت را خراب می کنند بنا بران الفاظ چند برائے رد مذہب ایں زنادقہ اخذہم اللہ تعالیٰ از کتب معتبرہ جمع کردہ شد ودافع الملحدین نام نہادہ شد۔

درددل

صنف : خواجہ میر محمدی المتخلص بہ درد

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

وراق/صفحات : ۱۴۲ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۲۲ × ۱۴ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف

بتدا : ثنا ے انتہا درد آفرینی راکہ درد خود را درد دلہای بندگان خویش باداد دلہاے بندگان را رو براہ درخود نہاد.....

خاتمہ : ابن ختم التصنیفات اسال ارتحال اینعاصی پر معاصی فقیر خواجہ میر محمدی المتخلص بدرد غفراللہ ذنوبہ وستر عبوبہ روبنود اگرچہ فارغ آغاز تحریر ایں ہر دو رسالہ اخیرہ کہ متفق نہ با ہم شروع شدہ ہا است کہ برادر عزیز دام میراجی فی الدنیا والاخرہ عضد الدولہ القاہرہ شریک امری فی الباطن والظاہر المخاطب بخطاب ظہور... مرشد زادہ والاگہر محمد میر محمدی المتخلص با ثر سلمہ اللہ تعالی وافیر درد دل مراست یعنی ... آمد اینعبے کم و زیادہ تاریخ ہر دو درد دل و شمع محفل است اما خامشی حسن خاتمہ اختتام این شمع محفل در ہمیں شہر صفر سنہ یکہزار و نود و نہ ہجری مقدس طاہرہ توام باسکوت خاتمہ بالخیرے انجام ایں درد دل سرو مقدر است فللہ الحمد اولاً وآخراً والیہ الرجعی باطناً وظاہراً والحاصر الناظر وھوالتر الاعلی وھو الناصر۔ تمت تمام شد۔

دستور العمل

مصنف : سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی

کاتب : رضی الدین حسن بتیھوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۶۶ھ

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۸ ق

مسطر : ۱۵

سائز : ۲۲×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (مکتوبات)

ابتدا : الحمد للّٰہ علی نعمائہ والمنۃ اللّٰہ علی آلائہ والصلوۃ علی افضل رسولہ محمد ن المصطفیٰ وآلہ واصحابہ والسلام اما بعد فقرہ چند کہ مرشد برحق وامام وجسم وجاں بو ند دین وایمان مظہر یزداں کاشف اسرار و معانی الملقب بشاہ فرحت اللہ والمخاطب بحضرت حسن دوست قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز ورضی عنہ......

خاتمہ : .... طریق تصور اسم ذات ارشاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ یعنی اسما را برزخ ساختہ.... برپارہ کاغذ برنگ پیلہ (کذا) نوشتہ خیال کند اللّٰہ الف بر دست راست باشد وہردو لام بر سینہ وشکم وہ پارہ بر دل و پارہ بر دست چپ تصور کند بعدہٗ الف را محو کند بعدہ لا را بعدہ ہ را محیط تمام وجود کند۔

ترقیمہ : الحمد للّٰہ والمنۃ بتاریخ بستم شہر ربیع الاول ۱۲۶۶ھ نقل نمودہ شد بقلم رقم عاجز رضی الدین حسن بتیھوی

کیفیت : یہ حکیم شاہ فرحت اللہ المخاطب حسن دوست کریم چکیؒ (المتوفی) کے مکتوبات ہیں جو انہوں نے اپنے فرزندان و مسترشدان کی تعلیم کے لئے لکھے تھے جسے بعد میں آپ کے خلیفہ سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی ــــ (المتوفی ۱۲۵۸ھ) نے ترتیب دیا۔

"دستور العمل" میں کل بارہ مکتوبات ہیں جو مختلف لوگوں کو لکھے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔	حکیم مظہر حسین صاحب (صاحبزادہ مصنف)	۳ خطوط
۲۔	عنایت حسین صاحب	۲ خطوط
۳۔	شاہ فضل علی صاحب	۵ خطوط
۴۔	سید معظم علی صاحب فرخ آبادی	۲ خطوط

نسخہ کرم خوردہ ہے لیکن پڑھنے کے لائق ہے۔

دیوانِ حافظ

مصنّف : حافظ شیرازی

کاتب : لامعلوم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۴۷ھ

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق / صفحات : ۱۶۰ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۱۴×۹ سینٹی میٹر

موضوع : دیوان

ابتدا : الایا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا — کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا
بوئے نافہ کآخر صبا زاں طرہ بکشاید — ز تاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا
بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید — کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

خاتمہ : چراغ اہل بینش خواجہ حافظ — شمعی بود از نور تجلی
چو در خاک مصلی ساخت منزل — بجو تاریخش از خاک مصلی

ترقیمہ : الہی ہر کسے کہ اینخط نوشت — عفو کن گناہش عطا کن بہشت
الہی بیامرز این ہر سہ را — نویسندہ خوانندہ را
خدایا بہ بخشای خوانندہ را — عفو کن گناہ نویسندہ را

تمت الکتاب بعون ملک الوہاب کتاب دیوان حافظ ۱۲۴۷ ہجری

کیفیت : نسخہ کا ہر صفحہ مطلا ہے۔ ہر ورق پر سید منیر الدین خواہش عظیم آبادی کی ایک فارسی رباعی شاہ کی تحریر میں ہے۔
راہی کہ خلاف مرشد و پیر است — گو صورت راست مظہر تاثیر است
زنہار از آں راہ مرو ای خواہش — ایں حیلہ شیطانی ہمہ تن تزویر است

رسالہ جنونیہ

صنف	:	لامعلوم
اتب	:	〃
نہ تصنیف	:	〃
نہ کتابت	:	〃
ط	:	نستعلیق
راق/صفحات	:	۴ ق
طر	:	۱۵
ائز	:	۱۶×۲۴ سینٹی میٹر
وضوع	:	تصوف
تدا	:	..... را درمیان نیا بدبات کی بات خرافات کی خرافات یعنی جای سخن سخن است وجای خرافات خرافات است معنیش آں باشد کہ نزدیک عارف ہر سخن کہ عوام الناس ظاہری شود خواہ نیک خواہ بدایشاں ہمہ راست می شوند.....
اتمہ	:	وعشق بفضل مولی می شود درین محل عزیزی گفتہ است ؎

بوالعجب صورت ست صورت عشق ؞ جار مصحف دروی آیت نیست
عشق رابو حنیفہ درس نگفت ؞ شافعی را درو روایت نیست
جنبل از راہ عشق بہرت است سالک آگاہ ایں حکایت نیست

ترقیمہ	:	تمت ایں رسالہ المسماۃ بہ جنونیہ۔
یفیت	:	یہ نسخہ ناقص الاول ہے۔ اس تصنیف میں اردو محاوروں کی صوفیانہ تشریح فارسی زبان میں کی گئی ہے۔ اغلب ہے کہ یہ نسخہ بھی ۱۱۶۸ھ کا کتابت شدہ ہے کیوں کہ یہ سلک السلوک، گنج مجلس اور رسالہ دوازدہ امام کے ساتھ مجلد ہے اور ایک ہی کاتب کی تحریر ہے۔

رسالۂ دوازدہ امام

مصنف : لا معلوم

کاتب : " "

سنہ تصنیف : " "

سنہ کتابت : " "

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۲ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۵×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ

ابتداء : دانستن حقیقت دوازدہ امام و لقب ایشان کہ بکدام ماہ و بکدام سال و کدام روز متولد شدہ اند و چند
سال عمر ہر امام بودہ است و ہر امام راچند فرزندان بودہ و امامت ہر امام چند سال بودہ و ترتیب ایشان
چہ نوع بودہ ......

خاتمہ : .... امام ششم امام جعفر صلوت الله علیہ .... و مادر ایشان بی بی افزونا بنت قاسم تولد امام در ماہ
ربیع الاول و مدت عمر امام شصت سال بود وفات امام در ماہ شوال بودہ و قاتل ایشان ابوجعفر....

کیفیت : نسخہ ناقص الآخر ہے صرف ۲ اوراق ہیں بقیہ اوراق غائب ہیں۔ پیش نظر دو اوراق میں امام ششم
تک کا ذکر ہے۔ سنہ کتابت غالباً ۱۱۸۶ھ ہے کیوں کہ اسی جلد میں سلک السلوک پنج مجلس وغیرہ بھی
شامل ہیں اور سبھی ایک ہی خط میں ایک ہی کاتب کے قلم سے ہیں لہذا سلک السلوک کے سنہ کتابت
کو بنیاد بنا کر پیش نظر تصنیف کا سنہ کتابت بھی ۱۱۸۶ھ قرار دیا جا سکتا ہے۔

رسالہ دہ قاعدہ

مصنف : میر سید علی ہمدانی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۰ھ

تعداد اوراق : ۴

سطور : ۲۱

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : حمد وثنائے نامنتہاے پروردگاری راکہ استحکام قواعد اسلام طالبان سعادت ملکوتی گردانید۔ ....

خاتمہ : .... چوں آب درد درخت شجرہ انسانی خنک گشتہ و بر شاخ اخلاص ... شگوفہ ایمان ندیدہ واز لذات وحلاوت میوہ حکمت وولایت محروم ماند۔

ترقیمہ : تمت رسالہ دہ قاعدہ حضرت میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز العاقبت بالعافیت بتاریخ چہارم صفر ۹ روز یکشنبہ بوقت نماز ظہر موافق ۱۱۴۰ھ نبوی باستعجال تمام۔

رسالہ ذکر قلندریہ

مصنف : عبدالرسول

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات :

سطر : ١١

موضوع : تصوف (اذکار و اشغال)

ابتداء : ایں رسالہ ایست در بیان اذکار و افعال و مراقبات قلندریہ چوں طالب خواہد کہ اذکار شروع کند دو رکعت نماز نفل بہ نیت وصول معرفت الٰہی ادا کند ....

: ..... مراقبہ صدای ہویت آنست کہ بیک آوازیست کہ ہمیشہ جاریست بطرزیکہ مرشد فرماید و استعمال نماید بکمال خود را دراں محو نماید فیتجلی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام و جمیع اسرار کشف می شود و ذکر غوثیہ بطرزی کہ مرشد فرماید بعمل آید۔

: رسالہ ذکر قلندریہ از شاہ عبدالرسول من خلفاء قطب العارفین حضرت شاہ مجتبیٰ قلندریہ لاہوری المعروف شاہ مجا بسند حضرت شاہ حافظ ابوالفیض الیاسوی قدس سرہ رسیدہ۔

رسالہ رمل

مصنف : محمد بن حیدر رمال شیرازی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ تصنیف :

اوراق : ۴۷

سطور : ۱۵

سائز : ۲۱×۱۵ سینٹی میٹر

خط : شکستہ

موضوع : علم رمل

ابتدا : الحمد للہ الذی لم یزل ولایزال ولایتغیر غیر الحال الی الحالۃ... وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا چنیں گوید مولف رسالہ و مستخرج الفاظ ناصرین محمد بن حیدر رمال شیرازی کہ باشارت سید المفاخر آل طٰہٰ و یٰسین سید معین العلوی آدام اللہ سیادتہ ایں مختصر در قلم آمد۔ ......

خاتمہ : .... وقاضی رمل خوانند وخانہ شانزدہم عاقبت العاقبت گویند وشمارند۔

رسالہ علم نجوم

مصنف :

کاتب : غلام علی شاہ

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۹۳ھ

اوراق : ۸۳

سطور : ۱۴

سائز : ۲۲×۱۵ سینٹی میٹر

خط : شکستہ

موضوع : نجوم

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔
بداں کہ ایں رسالہ است مجموعہ در بیان علم نجوم و دوازدہ برج و ہفت کواکب و بیان دریافتن آفتاب و
ماہتاب کہ کدام برج است....

خاتمہ : .... ہفتاد سالگی بود چوں ازیں خطر ما بگذرد عمر او ہفتاد سال برسد و او را باید کہ بے نام خدائے تعالیٰ و بے تعویذ
نباشد تا از ہمہ بلاہا ایمن شود و آں تعویذ کرم اینست بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ وان یکاد الذین
کفروا لیزلقونک بابصارھم.... برحمتک یا ارحم الراحمین

ترقیمہ : تمام شد کتاب ہٰذا بخط خام عاصی پر معاصی فقیر غلام علی شاہ سر گروہ سنگ سیاہ حضرت شرف الدین احمد بہاری
منمقام صوبہ بہار ضلع گیا جی پرگنہ تحریر فی تاریخ ششم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ ۱۲۹۳ھ۔

رسالہ قطب الاقطاب حضرت مخدوم شیخ جمال الدین احمد ہانسوی قدس سرہٗ

مصنف	:	شیخ جمال الدین احمد ہانسوی
کاتب	:	سید محمد عظیم الدین
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۵۵
خط	:	شکستہ
اوراق رصفحات	:	۵ ق
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۳×۱۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا		رسالہ بندگی حضرت ملک المشائخ قدوۃ العابدین سراج العارفین برگزیدہ حضرت رب العالمین شیخ جمال الحق والشرع والدین الہانسوی قدس اللہ سرہ العزیز بدان عصمک اللہ حفظک فی الدارین کہ اول مرتبہ را شریعت است و شریعت درخت است . . .
خاتمہ	:	و چوں ایں مقدار بکند اورا از غافلان نہ باشد و اورا از حاضران شمارند و بعد از نماز گفتن صورت جا قرآن کہ آمدہ است بخواند و در قوت القلوب طلب کند و ایں دعا بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ثبتنا بھذہ الطریقۃ والشریعۃ دائما الی الاخرۃ عمرہ بالاخلاص والعصود شاکرا لانعمہ واجتبہ وھوالی صراط المستقیم والحمد للہ رب العالمین ۔
ترقیمہ	:	رسالہ قطب الاقطاب حضرت مخدوم شیخ جمال الدین احمد ہانسوی قدس سرہ العزیز روز دوشنبہ بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی در مقام مرشد آباد در صوبہ علی وردی خاں بہادر مرقوم شد اگر خطا و سہو شدہ باشد معاف فرمایند۔

رسالہ مفتاح الاسرار

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف:

سنہ کتابت : یازدہم شہر ذی قعدہ ۲۰ از جلوس میمنت مانوس محمد شاہ بادشاہ غازی

اوراق : ۱۴

سطور : ۲۳

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین بدان ای عزیز باتمیز کہ این رسالہ ایست بر پنج اصل...

خاتمہ : ... چنانچہ خلاف شرع گفتہ اند ما نیز می گوئیم حضرت مولوی معنوی در مثنوی جواب ایشان دادہ اند ے

کار پاکان را قیاس از خود مگیر   گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر

کیفیت : اس رسالے کو پانچ فصول میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر فصل کو "اصل" کا نام دیا ہے۔

اصل اول: دربیان ذات وصفات حضرت حق تعالیٰ

اصل دوم: دربیان اثبات کمالات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اصل سیوم: دربیان توحید، تصوف و معرفت

اصل چہارم: دربیان شطحیات

اصل پنجم: دربیان تحقیقات کشف والہام و معارف و اسرار کہ سالکان را روی می نماید۔

رسالہ مکتوب دربیان توحید

مصنف : نظام احمد بدایونی

کاتب : سید عظیم الدین احمد

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۶ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۱۰ ق

مسطر : ۱۹

سائز : ۱۳×۲۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : مکتوب دربیان توحید برادرم شیخ حسام الدین دام شوقہ از نظام احمد بدایونی دوست دار عالم مطالع فرمایند بسم اللہ الرحمن الرحیم کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف چوں سلطان عشق خواست کہ پردہ جمال از روئے خود بردارد . . . . .

خاتمہ : چنانچہ در کلام مجید فرقان حمید می فرمایند قولہ تعالیٰ واذا رأیت ثم رأیت نعیماً وملکاً کبیراً عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ وسقاہم ربہم شراباً طہوراً این آیت در سورہ دہر در سپارہ تبارک الذی. تمام شد.

رسالہ وجودیہ

مصنف : شیخ فریدالدین عطار

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۰ھ

اوراق : ۲

سطور : ۲۱

سائز : ۲۱×۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : بداں ایں طالب من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ پروردگار جہانیاں وجود آدمی را بچہار عنصر آفریدہ است....

خاتمہ : .... چوں روح انسانی جمالیت گشت بعینہٖ نور تجلی نور گشت پردہ درمیاں حائل گشت قولہ تعالیٰ یہدی اللہ بنورہٖ من یشاء الی صراط المستقیم۔

ترقیمہ : تمام شد رسالہ وجودیہ از گفتار شیخ المشائخ شیخ فریدالدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ سیزدہم شہر صفر ۹ جلوس محمد شاہ بادشاہ غازی روز شنبہ بوقت یک و نیم پاس روز گذشتہ موافق ۱۱۴۰ھ نبوی۔

زنبیل قلندریہ

مصنف : ندارد

کاتب : ندارد

سنہ تصنیف : ندارد

سنہ کتابت : ندارد

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۹۱ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۴x۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ علی نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد زبدۃ المرسلین والنبیائہ بعد از حمد و تحیات پس از درود حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ.....

خاتمہ : ..... ہمہ اشیا ظاہر گردد صورت اشیا در نظر نہ آید بلکہ در ہر مظہر جمال اسرار اللہ کشاید و در ہر ذرہ ذرات نور ..... نمایدایں عزیز۔.....

ترقیمہ : ندارد

کیفیت : کرم خوردہ، درمیانی چند صفحات آتش زدہ و ناقص الآخر سلسلہ قلندریہ کے اذکار و اشغال سے بحث کی گئی ہے۔

سلک السلوک

مصنف : ضیا نخشبی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۶۸ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۱۱۸ ق

مسطر : ۱۵

سائز : ۲۵×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : حمدی کہ از عطر روایح اور ارواح اولیا معطر گردد مر احدی را تعالیٰ و تقدس کہ اولیای او در زیر ابراوکسی نتواند شناخت کہ اولیای تحت قبای لا یعرفہم غیری ومدحی کہ از نسیم بخور او اشباہ اتقیا شود......

خاتمہ : خفتگان خواب غفلت را انتہای کرامت کن و برہنگان عالم جہالت را خلعت کرم علم وطاعت بپوشان تشنگان بادیہ ضلالات را شربت لطف خود نوشان بحق النبی الہاشمی وآلہ الطاہرین الطیبین اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین.

ترقیمہ : تمام شد بعون اللہ تعالیٰ نسخہ از مولفات ضیا نخشبی رحمۃ اللہ علیہ مسمیٰ بسلک السلوک بتاریخ غرہ شہر شعبان المعظم ۱۱۶۸ھ ہجری روز سہ شنبہ۔

کیفیت : صوفیانہ مسائل کو "سلک" کا عنوان دے کر بیان کیا ہے اور مکمل کتاب کو ۱۵۱ "سلک" میں تقسیم کیا ہے۔

سیرِ نینی تال

مصنف : محمد قاسم داناپوری

کاتب : " " "

سنہ تصنیف : ۱۲۶۹ھ

سنہ کتابت : "

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۶ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۲۴×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : سفرنامہ

ابتدا : ہیمدان گنجِ زبان محمد قاسم داناپوری این چند فقرات مزخرفات راکہ مشتمل بر بعضے از حالات نینی تال است نہ بامید تحسین و پسندگی بل محل نظر ظرافت و خندگی بمنزلہ ارمغان این کوہستان نقل منزل احباب ظرافت پسندی نماید۔ ....

خاتمہ : ... نیم بار زمانہ ہر گردن مسلمانان بندند جاد و گرانند کہ بیک گردش چشم سحر ساز بد صد سالہ زاہدان را غارت یرند خون عشاق دراین جا سبیل است قبض آنان بے برہان و بے دلیل است مگر با وجود چندین تماشای غریب لطیف خاطر ہیچوں ما افسردہ دلان دراین جا اصلاً نمی چسپید سبحانہ تعالیٰ جلد تر ازین مقر حیوانات بعمارات فائز گرداناد بحق محمد و الہ الامجاد

کیفیت : مصنف کی دیگر تصنیف " انشار فرمان علیم" کے ساتھ یہ نسخہ بھی مجلد ہے اور دونوں کی تحریر ایک ہی تسلسل میں ہے۔ لہٰذا قرین اغلب ہے کہ "سیرِ نینی تال" کا سنہ تصنیف و کتابت بھی ۱۲۶۹ھ ہے۔

اس سفرنامہ میں نینی تال کی جغرافیائی کیفیت کے علاوہ وہاں کی تہذیب و ثقافت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شرح تحفہ مرسلہ

مصنف : عبدالغفور

کاتب : احتشام الدین احمد منعمی

سنہ تصنیف: ۹۹۹ھ

سنہ کتابت: ۱۳۴۵ھ

اوراق : ۲۶

سطور : ۱۰

سائز : ۱۸×۱۲ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق خوشخط

موضوع : تصوف

ابتدا : ثنا بسیار وسپاس بے شمار مر کردگار را کہ بالہام ربانی از بار دانوار باغستان معانی و لالہ زار اسرار نہانی بر سر ابرو خار رخسار زنان خود باز کرد . . .

خاتمہ : . . . در تحصیل این مطلوب بکوشد شاید کہ توفیق موافق آید و سعادت مساعد نماید تا عروس این اسرار از چہرہ خود برقع کشاید۔

ترقیمہ اولیٰ: تمت ترجمہ الرسالۃ حامداً و مصلیاً فی سنہ تسع و تسعین و تسعمایۃ۔

ترقیمہ ثانیہ: الرسالۃ المتبرکۃ المسمیٰ بالتحفۃ المرسلۃ بوقت چاشت روز پنجشنبہ دوازدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۲۶ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ در عہد صوبہ داری زین احمد خاں ہیبت جنگ مالکہ و کاتبہ احقر العباد محمد شائق ساکن موضع نعمت پور عشری علاقہ پرگنہ پھلواری سرکار و صوبہ بہار۔

ترقیمہ ثالثہ : نقل کالاصل بقلم احتشام الدین احمد منعمی ابوالعلائی بتاریخ ۳ شوال المکرم ۱۳۴۵ روز چہارشنبہ اختتام یافت۔

علامات قیامت

مصنف : نامعلوم

کاتب : محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۲۹ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : عقاید

ابتدا : وما اخبر النبی علیہ الصلوٰت والسلام ومن اشراط الساعۃ من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا فہو حق" وآنچہ خبر کردہ است.....

خاتمہ : علی ہذ الفقیر الجامع الحقیر خادم الفقرا وملاذ الصلحا المنتسب بین الانام بارباب... ...... بمطالعۂ کتب الفقہ والاحادیث والتفاسیر الداعی بالخیر المسلمین ہ برہان المسکین حشر د اللّٰہ فی زمرۃ العرفاء الواصلین آمین یارب العالمین اللہم اجعل سعی مشکورا وعملی مقبولا ولا تجارتی بنور بنور رفضالت وکرمك یاکریم یاغفور یاغفور یاغفور

ترقیمہ : تمام شد رسالہ مسمی علامات قیامت فی التاریخ یازدہم بوقت اشراق روز دوشنبہ شہر شعبان المعظم ۱۱۵۵ھ یکہزار یکصد و پنجاہ و پنج ہجری بخط اضعف العباد پای خاک درویشان محمد عظیم الدین ولد سید محمد پناہ بن سید محمد قابل بن سید محمود بن سید عبدالرسول قوم سادات حسینی قصبہ یروالہ سرکار حصار در ۲۶ جلوس والد محمد شاہ بادشاہ محمد غازی خلد ملکہ۔

قصاید سعیدی

مصنف : مولا محمد سعید عرف مولوی بخشو عظیم آبادی

کاتب : وارث علی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۶ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۶×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : نظم (قصیدہ)

ابتدا : سحر گل بسر افسر زر نشیند   بہ تخت چمن ہمچوں قیصر نشیند
بوار غوان کردہ گلگوں سراپا   بصحن گلستاں چو دلبر نشیند
گل جعفری نوعروساں بستاں   سر خلعت شرح در بر نشیند ۔

: ایں بناک افگن اصنام چہ عزای چہ ہبل   ذات پاک تو بود مخزن ہر علم و عمل
بسکہ بیروں بود اوصاف تو از حد شمار   گرچہ اکثر بشمارند بتو راست اقل
ہر کراحسن عقیدت بجنابت نہ بود   جا دہندش بجہنم بمقا اسفل

: قصاید فارسی مولانا محمد سعید عرف مولوی بخشو عظیم آبادی قدس سرہ در مناقب حضرت علی علیہ السلام تمام شد۔

: مصنف کے سلسلے میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ غالباً "نگارستان چین" اور "قصاید سعیدی" ہر دو کے مصنف ایک ہی ہیں۔ "انساب شرفی" "نگارستان چین" اور "قصاید سعیدی" تینوں کتابیں ایک ہی جلد میں ہیں۔ کتابت اسقدر خوشخط ہے کہ اس نسخہ پر مطبوعہ کا شبہ ہوتا ہے نیز اس کے مطبوعہ ہونے کو تقویت کاتب کی اس تحریر سے بھی ہوتی ہے جو اس نے ہر نسخوں کے سر ورق پر لکھا ہے۔ "در مطبع منشی محمد منیر شہر گھاٹی طبع شد" حالانکہ ان تینوں میں سے کوئی تصنیف بھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی شہر گھاٹی میں اس نام کا کوئی مطبع تھا۔ یہ کاتب کی اپنی جدت ہے۔

کشف المحجوب

مصنف : علی بن عثمان الغزنوی الہجویری

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۳۲ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۵۹ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۴×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین،
بداں ای عزیز ارشدک اللہ تعالیٰ کہ صوفیان کہ قائلین بوحدۃ وجود اندکہ بذوق ووجدان چنیں یافتہ
اندوریں عقیدہ داشتہ اندکہ....

خاتمہ : ......مات انا انقلبتم تمتوا سوا آبل احیاء پس حیات ابدی اندر قرب سرمدی بیدل روح پایند۔

: تمت کشف المحجوب فی علوم تصوف شنبہ ۱۲۳۲ ہجری در دار السلطنت لاہور قریب مسجد وزیر خاں
ورق تمامی نوشتہ شد فی ماہ محرم الحرام۔

کشکولِ کلیمی

مصنف : شاہ کلیم اللہ

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف : ۱۱۰۱ھ

سنہ کتابت : ۱۲۷۰ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴۵ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۲×۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب علیہ والصلوٰۃ من بعد کشکول کہ لطیفہ ربانیہ راخوب بخشند و نفس ناطقہ راقوت دہد و در پیکر اسلام مجازی روح ایمان حقیقی در دمد و مرد کان طبیعت را حیات جاودانی ارزانی دارد۔

خاتمہ .... قلم برداشتہ بودم و ہنوز بعضے اطوار در کنم توقف ماندہ... اگر اشارہ .... شود و از ذکر آں ہم چارہ نیست۔

ترقیمہ : کان ذالک فی .... ذی الحجہ ۱۱۰۱ھ الف واحدی ایہ من الہجریہ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی ایں چند ورق را از ایدی طالبان کامل کوش ...... محفوظ و مصون دار بحرمت سید الابرار والہ الاطہار واصحابہ الکبار صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین الی یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین۔

ترقیمہ دوم : للہ الحمد والصلوٰۃ والسلام بر محمد و آلہ العظام
چہار شنبہ زروز دو چار دھم بود ماہ جمادی الثانی ھم
سن ہزار و دو صد مزون بہفتاد بود از ہجری کین تمام افتاد
کشکول ایں رسالہ است علم رضی الدین حسن نمودہ رقم

حسب ارشاد مرشد کونین   صاحب حال شاہ عطا حسین

یاد فیضان او روان...

تا بود جسم و جاں بہم قایم

لطائف اشرفی

مصنف : اشرف جہانگیر سمنانی

کاتب : سید عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق رصفحات : ۱۱ ق

مسطر : ۱۹

سائز : ۲۳ x ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : بسم اللہ الرحمن الرحیم و دیگر برائے کفایت مہمات و جمیع حاجات از مہمات دنیاوی و علاج بلیات کہ ہیچ دوائی دفع نشود درمیان دو سنت و فریضہ نماز بامداد چہل و یکبار سورہ فاتحہ متصل بہ بسم اللہ بخواند البتہ آں مہم بکفایت رشد۔ ۔ ۔ ۔

: ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایں ابیات قوالان می خوانند و خود ہم موافقت می کردند حالت در گرفت کہ در و دیوار بجوش آمد بلابل و قماری گلذار بخروش زآواز شیرین بجوش امدند چوں بلبل گلشن خروش آمدند دست آمدہ ذوق وحال بدم در کشیدن از وجد و حال خرامیدہ سوی حریم نگار سپردہ روان جان شیریں بیار۔

: تمام شد رسالہ لطائف اشرفی ملفوظ حضرت غوث الاعظم مرشد الانام حضرت مخدوم سید اشرف جہاں گیر السمنانی تاریخ یازدھم شہر رجب المرجب ۲۶ جلوس محمد شاہی ۱۱۵۵ ہجری۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

: یہ لطائف اشرفی کا انتخاب ہے۔

مخ المعانی

مصنف :

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۶۹ھ

خط : نستعلیق

اوراق رصفحات : ۱۲۰ ق

مسطر : ۱۶

سائز : ۲۶× سنٹی میٹر

موضوع : تصوف (ملفوظات)

ابتدا : .... پس چوں روز قیامت شود بیاید آں مرغ بگیرد دست صاحب خویش تا کردر کشندہ وی اوزن بنہ وی بہ بہشت آنگاہ فرمود از عبداللہ طرایقی رحمۃ اللہ تعالیٰ .....

خاتمہ : در فہم آیات قرآن عظیم افتادہ بود بندگی مخدوم عظمت اللہ، بر لفظ مبارک راندکہ گفتہ اند بہر آیتی را از آیات قران مجید شصت ہزار فہم است واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ : تمت تمام شد ہذا النسخہ مسمی مخ المعانی بخط خام شکستہ انجام فقیر حقیر شیخ عنایت کریم ساکن وی پرگنہ .... ضلع بہار بروز یکشنبہ بوقت شب گذشتن دو پہر شب بتاریخ پانزدھم شہر ذی قعدہ ۱۲۶۹ھ بمقام بہار شریف در آستانہ مخدوم الملک قدس سرہٗ تحریر اختتام یافت۔ فقط۔

کیفیت : ناقص الاول

مخ المعانی

مصنف : حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۸۴ھ

خط : شکستہ

اوراق صفحات : ۱۹۶

سطر : ۱۱

سائز : ۱۹×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (ملفوظات)

ابتدا : ..... عالیہ و اشارات شافیہ کہ از زبان گوہر فشان پیر بزرگوار خود شیخ امام مظہر آثار سنن طریقہ مغز اسرار حقیقۃ تاج الاولیا سراج الاتقیا سلطان العاشقین برہان المحققین الصالحین حجۃ اللہ علی المسلمین فی الارض شفیع المذنبین احکم حاکمین المصطفوی یوم الارض مرشد الانام الماطریق رب العالمین شرف الحق والہدیٰ والدین احمد یحییٰ منیر متع اللہ المسلمین بطول بقایہ در سمع قاصر وفہم ناقص مفہوم و ملفوظ گشت ....

خاتمہ : .... در فہم آیات قرآن عظیم افتاد بود بندگی مخدوم عظمت اللہ بر لفظ مبارک راندکہ گفتہ اند مر ہر آیتی را از آیات قرآن مجید شصت ہزار فہم است واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ : نسخہ ہذا مسمی مخ المعانی بخط خام شکستہ انجام فقیر حقیر شیخ عنایت کریم شلروی پرگنہ سنہرہ ضلع بہار بروز جمعہ بوقت روز برآمدن دو پہر تاریخ دوازدہم ۱۲۸۴ ہجری۔

کیفیت : ناقص الاول، درمیانی چند اوراق کرم خوردہ۔

مراتب ستّہ

مصنف : مولانا عبد الرحمٰن جامی

کاتب : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء)

سنہ تصنیف:

سنہ کتابت: ۱۳۴۵ھ

اوراق : ۵

سطور : ۱۰

خط : نستعلیق خوشخط

سائز : ۱۸ × ۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : ما فی الوجود الا عین واحدۃ ہی عین حقیقت الحق وجودہ وہو الموجود المشہود وہذا الحقیقت الواحدۃ.....

اختتامیہ: جامی معاد و مبدا ایں وحدت ست وبس ؛ ما درمیان کثرت موہوم والسلام

ترقیمہ (اولیٰ): تمت ہذہ الرسالۃ المسمے بمراتب الستۃ من تصنیف مولوی معنوی مولانا عبد الرحمٰن جامی نور اللہ مرقدہ واقع بتاریخ سیوم شہر صفر المظفر سنہ ۲۶ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ خلدہ اللہ ملکہ :

ترقیمہ (ثانیہ): نقل کالاصل بقلم حسین الدین احمد بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ اختتام یافت :

مراۃ الحقیقۃ

مصنف : شمس الدین محمد ولد شیخ محمد میانی الچشتی القادری

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۲۶

سطر : ۱۶

سائز : ۳۰ × ۱۸ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : سپاس رفعت اساس بادشاہ معنی راسزد کہ ظہور در بروز دلوزد و شہود را در قلوب سالکان صوری و معنوی بصفت جمال و جلال لطف و قہر و رحمت و عظمت مخزون ساخت . . . . .

: او عاشق است و آں کہ منظور است و معشوق است و حق در ہر دو عالم برائے دیدن قدرت خویش تجلی فرمودہ است مصرعہ تا در نگرم آں دگر یرا کہ منعم ... و تو دی گوید نہ دیگر . . . . .

ناقص الاخر اصل نسخے میں اوراق غائب تھے لہذا پیش نظر نسخے کے نقل کے وقت کاتب نے بھی تین جگہوں پر "چند ورق نیافتہ" لکھ کر جگہ چھوڑ دی۔

مشکلات قدرخانی

مصنف : قدرخان کریم

کاتب : سید محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۶ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۴ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : فقہ

ابتدا : حمد موید و واہب عطایا و غافر خطایا را اجل جلالہ و عم نوالہ و شکرہ مخلد مر مفتح ابواب سبب الاسباب را تعالت اسمائہ و توالت آلائہ و صلوۃ بے عدد ناصب رایات شریعت و تحیات بے حد رافع آیات طریقت رسول مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ و سلم و بر آل صاحب صال و صاحب اخیار و مہاجر و انصار الی یوم السئال بعد چنین گوید........

خاتمہ : .... مردے زنے کرد کنیزک مرضے را و نخول با او کرد و ایں کنیزک باردار شد و ولی کنیزک بگفت اگر در شکم تو دختر پس تو آزادہ بعدہ شوہر بمرگ اگر دختر بزاید میراث برد او و دختر از زیر اچہ او حر گشت او و دختر او شد از حر میراث برد اما اگر فرزند بزاید باقی ماند مرفوق چنانچہ بود و بند از میراث نبرد۔

ترقیمہ اولیٰ : ایں زواہر عجائب و ایں جواہر غرایب در بست چہارم ماہ مرقوم گشت حق سبحانہ و تعالیٰ مؤلف را عاقبت خیر گرداند و در دین و دنیا او را بہ منتہائ رساند و صاحب کتاب را یعنی قدرخاں کریم را مملکت جہان و سلطنت در ان روزے بعد بحرمت النبی والہ الامجاد۔

ترقیمہ ثانی : تمام شد رسالہ قدرخانی فی التاریخ ہفتدہم شہر شوال روز پنجشنبہ بوقت ظہر ۱۱۵۶ یکہزار یک صد و پنجاہ و شش ہجری بخط اضعف العباد خاکپای درویشان سید محمد عظیم الدین ولد سید محمد پناہ

بن سید محمد قابل بن سید محمود بن سید عبدالرسول قوم سادات حسینی سکنہ قصبہ بردالہ سرکار حصار در سنہ ۲۶ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ غازی خلدہٗ ملکہ۔

کیفیت : روزمرہ او ضروریات زندگی کے مسائل کو سوال و جواب کے طرز پر پیش کیا گیا ہے۔ سوال کا انداز چیستانی رکھا گیا ہے۔ بمثلاً "بی" سوال مردی در نماز در آرد و خندہ قہقہہ کرد وضو او نہ شکست موتر این چگونہ باشد۔

۱۔ دو مرد نمازی گذارد و ہر یکی پیراہن با جیب پوشیدہ و ہر دو بے آزار بودند نماز یکے درست و نماز دیگرے درست نہ۔

۲۔ اگر مردے دو ہزار درم دارد از ہزار درم زکوٰۃ داد بعدہٗ دیگری دعوی کرد برین مرد کہ این ہزار درم ازاں من است و استحقاق آورد آں زکوٰۃ ازیں درم کہ باقی ماندہ است بشدہ باشد یا نہ۔

مطالع الانوار فی معرفت الآثار و ترجمۃ الاخبار

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۳۲ ص

سطر : ۱۷

سائز : ۲۳ x ۱۱ سینٹی میٹر

موضوع : سیرۃ

ابتداء : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علے سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین ضعف ترین بندگان حضرت ربانی عفیف الامانی کاشانی بدروانی بغفر اللہ الی ابتلا الامانی چنیں گوید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاتمہ : خداوندا گر دریں کیفیت نبوت مصطفےٰ وقصہ رسالت نبوی وبیان اخبار اخروی سہوی وخطائی وغلطی معرض شدہ باشد بذیل عفو ودامن مغفرت بپوشی ودعقوبت ایں گناہ گار مکوشی۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ مطلع الانوار بعون الملک الرباب۔

معمولات اشرف

مصنف : سید شاہ مطاحسین گیاوی

کاتب : 〃 〃 〃

سنہ تصنیف : ١٢٦٠ھ

سنہ کتابت : ١٢٦٣ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ٥٠ ق

سطر : ١١

سائز : ١٩ × ١٠ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف۔

ابتدا : تمہید مقال بتوحید حضرت ذو الجلال کہ از سر وحدت آگاہ گردانید و تسوید کلام بتمجید و صلوٰۃ حضرت محمد علیہ السلام کہ از سلوک و ادراک برمز لولاک آشنا کردہ از لفظ نفی لا الٰہ باثبات الا اللہ رسانید...

خاتمہ : .... وحضرت رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ السلام فی ما ہر کہ درود بکثرت میفرستد از و ہمکلام مشروح او از مقربین من گشت از بسیاری ذکر و صلوٰۃ رابطہ حق تعالیٰ و حضرت نبینا محمد خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم حصول آید اللہ تعالیٰ بایں منزلت رساند۔

ترقیمہ اولیٰ : اتمام کلام بانفضال حضرت ذو الجلال و الاکرام و بامداد حضرت نبینا محمد جمال باکمال علیہ الصلوٰۃ والسلام در ایام سبع عشرین شہر الصیام اثنا ستین و مائتین و الف عام او تعالیٰ عز برآں را و مسترشداں را و خلفائی عظمائی را ازیں صدف و گوہر معنی دامن طلب پر گرداناد آمین ثم آمین۔

ترقیمہ ثانیہ : اختتام ایں کتاب بروز جمعہ بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاولیٰ ١٢٦٣ھ ہجری در اشرف البلاد اکبر آباد محلہ پیل منڈی بدولتخانہ عزیز از جان خواجہ غلام غوث ابو العلائی المنعمی القمری یافت از دست خاکسار خاکساران آفاق مطاحسین المشر عبد الرزاق ابو العلائی المنعمی العشقی القمری۔

کیفیت : نے یہ رسالہ اپنے خلیفہ مولوی سید عبد الفتاح المشتہر میر اشرف علی حسینی (بمبئی) کی تعلیم کے لیے تحریر

کیا ہے. بپاس خاطر ذکی الطبیعت زبدۃ السالکین طریقت مقبول حضرت لم یزلی سید الخلفا مولوی سید عبدالفتاح المشتہر میر اشرف علی حسینی تحریر نمودہ ایں کتاب را معمولات اشرفیہ موسوم کرد۔"

مصنف نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر دو حصوں کو "صدف" کا عنوان دیا ہے پہلے صدف میں تمام نوافل نمازوں کا ذکر ہے۔ صدف دوم میں اذکار و اشغال کا بیان ہے جسے سترہ مختلف حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کو "گوہر" کا نام دیا ہے. گوہر اول در بیان اذکار ابتدا ذکر نفی اثبات گوہر دوم در بیان پاس انفاس، گوہر سوم در بیان مراقبات گوہر چہارم در بیان قلوب گوہر پنجم در بیان لطائف سبعی گوہر ششم در بیان کیفیت گوہر ہفتم در بیان نسبت گوہر ہشتم در بیان انوار گوہر نہم در بیان اذکار گوہر دہم در بیان مقام ملایک مقرب کہ در عالم صغیر است گوہر یازدہم در بیان سماع گوہر دوازدہم در بیان وجد و حال و شورش گوہر سیزدہم در بیان خطرات گوہر چہاردہم در بیان فنائیات گوہر پانزدہم در بیان تجلیات گوہر در بیان ہفت مراتب گوہر در بیان تعلیم و تربیت یاران و توجہ دادن و معانقہ نمودن و رابطہ۔

معمولاتِ اشرف

مصنف : سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی۔

کاتب : رضی الدین حسین بیتھوی۔

سنہ تصنیف : ۱۲۶۰ء

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۷۸ ص

سطر : ۱۳

سائز : ۲۲ × ۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتداء : تمہید اینکہ قال بتوحید حضرت ذوالجلال کہ از سر وحدت آگاہ گردانید و تسوید کلام مجید و صلوۃ حضرت نبینا محمد علیہ السلام کہ از سلوک ادراک برمز لولاک اشنا کردہ از لفظ لا الہ باثبات الا اللہ رساند۔

خاتمہ :

ترقیمہ :

کیفیت : نسخہ کافی کرم خوردہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں ایک صفحے پر شمس تبریزی کی ایک فارسی غزل اور سید شاہ نظام الدین احمد کافی گیاوی (نبیرۂ مصنف) کی دو اور غزلیں ہیں۔ شمس تبریزی کی فارسی غزل کا مطلع

مالک الملک لاشریک لہ — وحدہٗ لا الہ الا اللہ

مقطع

شمس تبریزگر مدامت کرا — خوش بگو لا الہ الا اللہ

کافی گیاوی کی پہلی غزل کا مطلع ہے

بہار خلد بر روئے محمد — شمیم جاں فزا روئے محمد

مقطع: پس اے کافی جا ادب   کہاں نور اور کہاں روئے محمد

دوسری غزل کا مطلع ہے

دیکھتے ہیں دلدار کو آتے جاتے   کل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے

مقطع: کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے   لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

آخری صفحہ پر مغربی کی ایک فارسی غزل کے چودہ اشعار درج ہیں جس کا مقطع ہے

چو خود خورد ند را کہ مغربی را   چرا سرمست رندان آفریدند

مکتوبات بست وہشت

مصنف : شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیریؒ

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۳۸ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۱۴x۲۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (مکتوبات)

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین اما بعد این چند مکتوبات مرغوب کہ بتحریر پیوست آنست کہ در مدت بست پنج سال کہ شیخ الاسلام شیخ شرف الحق والشرع والدین ملایم عرایض شیخ مظفر مرحوم جواب عرایض ارسال می فرمود۔۔۔۔۔

خاتمہ : ۔۔۔۔۔ برای آمدن مولانا تقی الدین کاغذی نبشتہ بود نظر دیدہ ری ہمچنان است الابے چارہ چند کاہی خون خوردہ است استعداد بسیار آں ہم کردہ ہمت ضائع شود اور رانگذارند در کار ہای کہ خود اندیشان را در آرند این معلوم است برای رستم طاقبہ امیدہ طلبیدہ بود فرستادہ شد است عاقبت وخاتمت بخیر باد والسلام۔

ترقیمہ : تمام شد مکتوب حضرت مخدوم شیخ شرف الدین منیری قدس اللہ سرہ العزیز بخط خام بندہ فقیر حقیر شیخ عنایت کریم ساکن موضع سولا تحریر یافت۔

مکتوبات حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مصنف : شیخ عبد القادر جیلانی رح

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۷۰ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۴ ق

مسطر : ۱۱

سائز :

موضوع : تصوف (مکتوبات)

ابتدا : درترنم آید ونیران اشتیاق درکوانین سر برشعلہ بر زند وا طیار افکار وقضای عظمت از عنایت
طیران بے پر شود ومخول عقول در بوادی معرفت پے گم کشد......

خاتمہ : ...... لہا طائع نضید رزقا للعباد جملہ سرسبز و بارور گردد وغوامض اسرار واحینابہ بلدۃ
..... از پردہ کتمان ظہور انجامد واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب۔

کیفیت : پہلا ورق غائب ہے۔ کل اٹھارہ مکتوبات ہیں۔ متن کی عربی عبارتوں کا ترجمہ خفی حروف میں حاشیہ پر درج ہے۔

مکتوبات حضرت مخدوم شاہ حسن علی

مصنف	:	مخدوم شاہ حسن علی
کاتب	:	
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	
خط	:	شکستہ
اوراق رصفحات	:	۲۳ ق
سطر	:	۱۶
سائز	:	۲۴ x ۱۵ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا و خاتمہ	:	نسخہ نہایت ہی کرمخوردہ ہے۔ اسلیے تحریریں پڑھی نہ جاسکیں۔

مکتوبات صدی

مصنف : حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

کاتب :

سنہ تصنیف : ۷۴۷ھ

سنہ کتابت :

خط : شکستہ آمیز نستعلیق

اوراق/صفحات : ۹۳ ق

مسطر : ۱۵

سائز : ۲۴×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (مکتوبات)

ابتدا : سپاس بے پایان ستایش فراوان مرحضرت پاک خداوندی را کہ دلہای عارفان را با نوار مشاہدۂ جمال با کمال و مکاشفۂ جلال لایزال اراستہ گردانید و ہمہ وقت در نظارہ عجایب و غرایب اسرار طینی مستغرق و مدہوش داشت ....

: برادر اعز الدین زین اللہ تعالیٰ ظاہرہ و باطنہ سلام و دعا از کاتب حروف ....

: نسخہ نامکمل ہے۔ صرف ۳۸ مکتوبات ہیں۔

مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

مصنف : حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

کاتب : سید محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۵ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کہ بحضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہما نوشتہ بودند کہ برادرم بداں کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در صحن مسجد نشستہ بودند.......

خاتمہ : .... موتوا قبل ان تموتوا استقامت گرفت اے برادر عزیز آنچہ بنا اسلام حقیقی بود کہ بزبان بقا واصل شود و واصل بحق گردد و نیز آں آیات خبر دادہ حق سبحانہ تعالیٰ توفیق دہد تا سعادت ابدی حاصل نماید.........

ترقیمہ : تمام شد رسالہ مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی در ۲۶ جلوس والا ۱۱۵۵ھ۔

نسخہ سعدالدین کاشغری

مصنف : سعدالدین کاشغری۔

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۶ ص

سطر : ۱۶

سائز : ۲۳×۱۱ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علے رسولہ محمد و
آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔ بداں کہ برعکس طریقہ چہاردہ معصوم نداند سوت وصورت و
طوق وسفرہ وچراغ ولقمہ زردی حرام باشد و بر سر سجادہ نشستن درست نباشد بدانکہ معصوم اول
محمد اکبر است ....

خاتمہ : .... وامام راسہ پسر بود یکے حسین ویکے احمد دیگر علی نقی وامامت بعلی نقی رسیدہ وامام علی نقی
را دو پسر بود یکے محمد دیگر امام حسن عسکری وامامت بحسن عسکری وامام عسکری را یک پسر بود امام مہدی
را آخر الزماں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ترقیمہ : ندارد۔

نشاط العشق

مصنف : ملوک شاہ الصدیقی القادری

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : تیرھویں صدی

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۳

سطر : ۱۵

سائز : ۲۱×۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : محمد و حمد و ثنای بیحد مر حضرتش را کہ حقیقت آں آئینہ و مظہر ذات و صفات جلال و جمال وی است کہ الانسان و سری و صفتی و انا سرہ و صفتہ معبر بدوست و درود و سپاس بیقیاس مر حضرت محبوبیت است و مقصود از ظہور خدای ظہور ذات وی راکہ لولاک لما خیرۃ الربوبیت اشارہ اوست۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاتمہ : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ای عزیز از خواجہ حسین منصور حلاج بشنو کہ چنیں بیان می کند اللہ مصدر الموجودات ۔ ۔ ۔

کیفیت : ناقص الآخر۔ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف (؟) کا فارسی ترجمہ مع شرح ہے

۷۱

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نسخ

اوراق/صفحات : ۱۲۶ ق

سطر : ۱۷

سائز : ۲۲½×۱۴½ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : ...لماء والطین ودانا محقق نعلمت علم الاولین والآخرین عارف خبیر حقائق کوفی والہی
ناقد بصیر ارنا الاشیاء کما ھی......

خاتمہ : ......من حیث الظاھر والباطن بحسب العلوم والمدارک... والاوصاف
تسعورہ بعزۃ الحق سبحانہ وعدم انحصارہ فی کل ذالک.........

کیفیت : نسخہ کافی کرم خوردہ اور ناقص الطرفین ہے۔

نگارستان چین

مصنف	:	ملا محمد سعید عظیم آبادی
کاتب	:	وارث علی
سنہ تصنیف	:	۱۱۴۹ھ
سنہ کتابت	:	۱۳۱۳ھ
خط	:	نستعلیق خوشخط
اوراق رصفحات	:	۵۴۳
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۶×۱۷ سینٹی میٹر
موضوع	:	مثنوی (داستان)

ابتدا :

بنام آں کہ او صورت ندارد　　بہر دم صورت دیگر بر آرد
خود او صورت خود او صورت گر آمد　　خود او بیرنگ ہم رنگین بر آمد
خود او صہبا خود او میخانہ باشد　　خود او ساقی خود او پیمانہ باشد

خاتمہ :

و باقی جملہ از پیر طریقت کیش　　بود بے شبہ ای یار وفا کیش
کہ آزاد جہزار و ہشت صد ران ارا　　و بالایش تو چہل و ہشت برخوان
کہ بر حمد خدا شد ابتدایش　　ہم از فضل خدا شد انتہایش

ستر نیمہ : حمد لا تعد و لا تحصی مر باغبان حقیقی را کہ گلستان عالم بگلہای مطبوع بیارا است و بلبلان نواسنج رابعشق خویش نالہ موز ساخت کہ کتاب لاجواب المسمی نگارستان چین منظوم فارسی مردف تتمہ چہار درویش تالیف فرمودہ جناب مظہر کمالات صوری و معنوی مولانا محمد سعید علیہ الرحمہ عظیم آبادی تا نصف بعدہ چوں مولانا ازیں دار فانی رحلت و ایں کتاب از لباس اتمام بے بہرہ ماند خلف مولانا مرحوم مولوی ولاور علی متخلص بہ ولی کہ ہمت چست بستہ باختتام رسانید پس از مدت دراز بہزار تلاش و جست وجو جناب رئیس اعظم قدرداں جوہر علوم و فنون مہرباں بہر صغیر و کبیر دستگیر غریباں داد رس مظلوماں

پشت پناہ مسلمانان خواجہ محمد عبد الکریم صاحب مدنوالہ وکمالہ بدست آوردہ روزی بہ برادر زادہ بندہ مسمیٰ محمد منیر کتاب بذا پیش آوردہ بفرمود کہ اے عزیز اگر از ایشان شدن تواند تا این کتاب را نقل نمودہ بیارند کہ موجب خوشنودی او یادگاری شما خواہد بود آن عزیز انگشت قبول بر دیدہ نہادہ ہمراہ آورد چوں کہ عزیز موصوف را از کسب علم فرصت نبود بمن تفویض نمود ناچار کمر ہمت بربستم وبہ تحریرش مشغول شدم امروز کہ روز یکشنبہ تاریخ دہم شعبان المعظم سنہ یکہزار و سہ صد و سیزدہ ہجری واقع ست از دست این ناکارہ جہان خاکسار ازلی وارثعلی بفضل لم یزلی اختتام یافت۔ بیت

خدایا بیاں مرز ایں ہر سہ را مصنف و خوانندہ بینندہ را۔

کیفیت : مصنف عظیم آباد شہر پٹنہ کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا وصال پٹنہ میں ہوا۔ آپ نے قصہ چہار درویش کے نام سے ایک مثنوی لکھی لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے اور تین درویش کی داستان بیان کرنے کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور یہ مثنوی نامکمل رہ گئی۔ آپ کے وصال کے وقت آپ کے صاحبزادے ولادر علی المتخلص بہ دل صرف گیارہ سال کے تھے۔ چالیس سال کی عمر کو جب پہنچے تو اس مثنوی کو مکمل کرنے کی خواہش جاگی اور بقیہ داستان کو آپ نے مکمل کیا۔ اس بقیہ داستان کو مصنف کے بھانجے مولانا عبد الرحمن صاحب نے بھی مکمل کیا تھا۔ لیکن یہ سارے اوراق منتشر ہو چکے تھے۔ شہر گھاٹ کے ایک صاحب علم مولانا عبد الکریم قربیؔ نے ان اوراق کے بازیافت کی کوشش شروع کی آخر کچھ سالوں کی کاوشوں کے بعد مختلف جگہوں سے اس کتاب کے منتشر اجزار دستیاب ہو گئے جنھیں مولانا عبد الکریم قربیؔ نے ترتیب دیا اور ایک منظوم تقریظ لکھ کر اس کی بازیافت کی داستان بیان کی۔

یہ مثنوی نو ہزار اشعار پر مشتمل جس میں ۵۸۰۰ اشعار مولانا سعید عظیم آبادی کے ہیں اور بقیہ ۳۲۰۰ اشعار آپ کے صاحبزادے ولادر علی المتخلص بہ دل کے ہیں مرتب موصوف نے ان دونوں مصنفوں کی تصنیف کو ایک جگہ ضم کر دیا ہے جبکہ مصنف اول کے بھانجے مولانا عبد الرحمن کی تصنیف جو انھوں نے خال محترم کی تصنیف کے بقیہ حصہ کو مکمل کیا تھا، کو بعد میں "این از تصنیف جناب مولانا عبد الرحمن صاحب است" کے عنوان سے علیحدہ رکھا ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔ ؎

الٰہی درد خود در سینہ ام دہ درین ویرانہ گنجینہ ام نہ

آخری شعر ؎

بیا ساقی بیا بادی دوران　　　زجام بیخودی دیوانہ گردان

یہ تصنیف ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

مصنف اول کی تصنیف ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے جسکا آخری شعر یہ ہے۔ ؎

پدر زیں رہگذر زغمگین بود　　　پریشان خاطر واندوہگیں بود

مصنف دوم دلاور علی دلؔ کی بقیہ تصنیف ۷۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسکا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

بنام انکہ نامش حرز ہر جان　　　متاع درد باشد نیز درمان

وصیت نامہ قطب الاقطاب شیخ قطب الدین منور ہانسوی

مصنف : شیخ قطب الدین منور ہانسوی رح

کاتب : سید محمد عظیم الدین۔

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ

اوراق رصفحات : ۶ ق

مسطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتداء : .... در نماز خطیبان را لباس سیاہ پوشیدن و تعجیل ترگذاردن نماز شام برخود کہ آفتاب فرو شود سنت ندارند و ... تا تاخیر کنند آں گاہ ستارگان روشن نماید و در آنچہ اختلاف است نیست ...

خاتمہ : ... حلم در علماء و علم در زاہدان و صبر در درویشاں و توبہ در جوانان و وفا در دستان و اخلاص و ر ادای کردن فرمان و عدل در بادشاہان و شرم در زنان ہر یکے را محض عنایت حق تعالیٰ شمار۔

ترقیمہ : وصیت نامہ قطب الاقطاب شیخ قطب الدین منور ہانسوی نبیرۂ قطب الجن و الانس حضرت مخدوم شیخ جمال الحق و الشرع و الدین حنفی قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ فقیر حقیر سید محمد عظیم الدین ابن سید محمد پناہ بن سید محمد تابل تحریر نمودہ بتاریخ دہم شہر جمادی الثانی ۲۲ محمد شاہی تمام شد۔ ۱۱۵۵ھ

کیفیت : ناقص الاول۔

وہبُ الزبیر

مصنف : سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین بن سید عنایت اللہ

کاتب : سید شاہ حسین الدین احمد منعمی (م ۱۹۳۹ء)

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۳۶

سطور : ١٧

سائز : ١٧ × ½۹ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین والذاکرین والموحدین بقول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...... اما بعد این رسالہ است دربیان اقسام اذکار و اشغال مراقبات و تصورات و مشاہدات کہ از جمیع طرق مشائخ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین برائے تعطش سالکان و طالبان راہ حق جل و علا مفید دانستہ مسمیٰ بوہب الزبیر...

: ... سر او رمیان دو زانو نگون کردہ لا را از محل مقعد برداشتہ الا بسر بردہ الٰہ بسر گفتہ الا اللہ بنفس زند و الا اللہ و اللہ را اینما از سر برداشتہ بنفس زند چہار ضرب وارد و دیگر لا را از مقعد برداشتہ بسر الٰہ ضرب الا اللہ بنفس زند و ہمیں طریق اشتغال ورزند.

مصنف نے اس کتاب کو تین فصل میں تقسیم کیا ہے. فصل اول در اذکار و اشغال، فصل دوم در مراقبات و مشاہدات و تصورات وغیرہ فصل سیوم دربیان لطائف ستہ. فصل اول میں قادریہ نقشبندیہ، کبرویہ، سہروردیہ سلسلوں کے اذکار و اشغال پر روشنی ڈالی گئی ہے. تینوں فصل کو مختلف عنوان میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر عنوان کو "وہب" کا نام دیا ہے. اس طرح پوری کتاب کو کل ۱۱۷ وہب میں تقسیم کیا ہے.

کتاب کے آخر میں مصنف نے اپنے مرشد سے ملنے والی اجازت طریقت کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے:

ایں احقر دو را ذکار جامع ایں اذکار امیدوار برحمت پروردگار غفار در حیات پیر دستگیر قیوم زماں خلیفۃ اللہ قطب الاقطاب شیخنا و امامنا و قبلتنا و ہادینا و مرشدنا و صاحبنا حضرت خواجہ محمد زبیر بن ابو العلیٰ بن محمد نقشبند رض اشغال و اذکار نقشبندیہ قادریہ و ہر چہ موافق دو اصل ایں عاجز دانستہ تلقین فرمودہ و از ہر طریق مختار و مرخص ساختہ بودند اما بعد ارتحال و انتقال آنحضرت روحانیت ایشاں ہمہ اذکار و اشغال کہ درایں اوراق مذکور اند و اجازت چہار دہ خانوادہ بلکہ اجازت تامہ علیحدہ چنانکہ در عالم شہادت نیز او شاں پیدا شدہ ارسال فرمودند چوں کہ ایں عاجز را سفر مدینہ منورہ در پیش.... جمال اللہ غفر اللہ تعالیٰ لازم و الیق است کہ بخدمت اخی خواجہ ضیاء اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ حاضر شدہ ایں اوراق را بخدمت شاں گذرانیدہ اجازت حاصل نمایند۔

مخطوطات اردو

ارکان نماز

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۵۹ھ

خط : نسخ

اوراق/صفحات : ۱۸۷ ق

سطر : ۱۱

سائز : ۲۲x۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : فقہ

ابتدا :

خاتمہ :

ترقیمہ : تمت تمام شد نسخہ ارکان نماز بتاریخ دہم ماہ دسمبر ۱۸۴۳ عیسوی مطابق ہنم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۹ ہجری درچھاؤنی داناپور ضلع پٹنہ صوبہ بہار روز ہفتہ بعد از تمام اول تقریب یافت مالک این کتاب شیخ محمد بخش عملدار ساکن کانپور، ملازم کمپنی بہادر۔

کیفیت : اوراق چونکہ منتشر ہیں اسلیے ابتداء و خاتمہ کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ نیز درمیان سے چند اوراق بھی غائب ہیں۔ ترقیمہ کتاب کے درمیان میں لکھا گیا ہے اسکے بعد ہی نماز جمعہ و عیدین کے خطبے لکھے گئے ہیں چونکہ یہ نسخہ بہار میں لکھا گیا ہے لہذا بہاری اردو کے ارتقاء میں اس نسخہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

اس کتاب میں نماز سے متعلق تمام مسائل کو یکجا کر دیا گیا ہے زبان پر دکنی اثرات غالب ہیں۔

"فصل در بیان نماز سہو کا شرح وقایہ مختصر اور ہدایہ میں صحیح ہوا کوئی سہو ہو تو آخر قعدہ"

میں بعدہٗ درسولک پڑھ کر سدے طرف سلام پھر کر دو سجدہ جانا سہو کا نیت ہے
یوں نویت ان اسجد لسجدۃ السہو توجھۃ الی الکعبۃ اللہ اللہ اکبر
سجدہ میں یہ تسبیح تین مرتبہ پڑنا سبحان ربی الاعلیٰ یک سہو میں دو سجدہ جانا
بعد التحیات ماسورہ پڑکر سلام دونوں طرف پھرنا اور امام شافع مذہب ہو تو التحیات
ماسورہ پڑ کر تکبیر بول کر بیچ سجدہ کا نماز سر کے (کذا) کر کر بعدہٗ سر اوٹھا کر دونو طرف
سلام نا پھرنا التحیات نہیں پڑنا۔"

بیاض

مصنف : عبدالغنی

کاتب : بخط مصنف

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۳۹

سطور : مختلف

سائز : ۱۶ × ۱۰ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : بیاض

ابتدا : رباعی منشی ظہور صاحب

اس ... آگے ایک عالم دیکھا ‏ قرآن میں سنا تھا اسم اعظم دیکھا
کیا کیا کہیں ہم طلسم شا کی کو ظہو ‏ آدم میں خدا اور خدا میں آدم دیکھا ....

خاتمہ : ....

کیفیت : پیش نظر بیاض میں حمد، نعت، مختلف شعرا کی غزلیں مرثیے اور یادداشت وغیرہ مندرج ہیں جن کی مختصر تفصیل اس طرح ہے۔

آغاز میں منشی ظہور صاحب کی ایک رباعی "مرحبا سید مکی مدنی العربی" کی ایک فارسی تضمین (مخمس) کسی غیر معروف شاعر کی چند حمد و نعت، حضرت ملک بیا (بیتو) کے مزار شریف کے کتبہ کی نقل، غیر معروف شاعر کی ایک مناجات ہے

یا الٰہی حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو ‏ رحمتِ عالم جناب مصطفےٰ کا ساتھ ہو

نیز انہیں کی دو غزلیں، قوالی کی طرز پر خواجہ محمد انتظام علی صاحب انصاری الحنفی مہتمم جمعیت کو توالی بلدہ حیدرآباد دکن کا ایک فارسی مرثیہ ہے

شعوا نا قاضی مراد آبادی - مجاہد آزادی

ریزد براہ دیدہ چہ؟ دل لخت لخت چون؟
دائم چرا؟ زغم بچہ؟ از سوز اندرون

رحمٰن بابا کابلی کی ایک پشتو غزل اردو ترجمہ کے ساتھ آخر میں ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء کی ایک یادداشت درج ہے۔

"آج ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء کی شب ہے کہ میں دولت پور رہٹ سے بندھو گنج کا کوہ تا ہوا محمد یوسف عرف ندو میاں دولت پوری کے ساتھ گھوڑے پر جہان آباد اسٹیشن پہنچا۔ دوپہر کی گاڑی کا وقت تھا۔ اپنے خیریت سے پہنچنے کا ایک پوسٹ کارڈ برادرم ظہور الدین احمد صاحب سلمہٗ کو بہار لکھ کر ڈاک والے کے حوالے کیا۔ گاڑی میں غنی میاں حیدر سے ملاقات ہوئی۔ وہ جناب میر فضل صاحب کی طلبی پر کسی مخفی امر میں مشورہ دینے کے لیے بلائے گئے تھے۔ بہرکیف رفیع میاں بھی گیا سے آئے وہ ندو کے گھوڑے پر اور ہم اپنے مشکی یا کمید جیسے اس گھوڑے پر جہان آباد آئے روٹی پکوائی کھائی کچھ لیے پھر آخر وقت کپڑا بدل رفیع میاں، عبدالحمید نومسلم اور ہم ستن میاں کے یہاں گئے وہاں سے حفیظ میاں کے یہاں آئے اور وہاں دیر تک بیٹھے منشی حبیب الحسن وہیں ارکی سے آئے گپ شپ ہی پھر اپنے ڈیرہ پر آئے اور کچھ خستگی سے لیٹ رہے۔ بدن دابنے اور سر میں تیل لگانے کو امامن حراسی (کذا) کو مامور کیا۔ کریم الحسن جو کہ اسلام پور سے شاموں شام کو پہنچے تھے وہ بھی ماند تھے۔ ہم نے کھانا نہیں کھایا گیارہ بجے یہ یادداشت اس وجہ سے لکھا کہ اسی ۲۵ فروری ۱۸۸۴ء کو جس کو ٹھیک دس برس ہوا۔ ہماری زندگی کا ایک قابل یاد واقعہ یاد آ گیا وہ یہ کہ ہماری نسبت لودی کٹرہ میں ہو چکی تھی۔ غنی حیدر میاں کا عقد بھی ہو گیا تھا۔ ان کے عقد کی شیرینی تحفتاً ہمارے یہاں بھیجی گئی تھی وہ شیرینی بدھنا کہار بہنگی پر دا راو لادلی پیادہ کے ساتھ بہار آ کی تاریخ میں پہنچی۔ ان لوگوں کو شربت پلایا گیا۔ دری پلنگ وغیرہ رسم زمانہ کا اخلاق ہونے لگا دو بجے دن کو ہمارے بھائی نور النبی مرحوم کو یہ شوق ہوا کہ آج بندوق کے شکار کو کہیں چلنا چاہیے۔ ہم لوگ بھی مستعد ہوئے اور ان کے ساتھ بڑے بھائی چھوٹے میاں، حسین بخش ساکن مدود آباد تربت، تمباکو کا بیوپاری، موزلا چپار ملانواں کا ہمارا ایک کمیا اور ہم ساتھ ہوئے۔ حسین بخش کے بدن پر ایک دوہر اور نور میاں کی دو لائی موزلا کے سر پر اور ہم لوگ سب کے سب گرمی کا کپڑا

پھرے خانقاہ پلو پو کھر تک گئے۔ وہاں کسی نے مہوا باغ میں آبی چڑیوں کا حال اور کثرت بیان کیا۔ اشتیاق نے ہمت دلایا خراماں خراماں وہاں پہنچے واقعی بہت کثرت تھی۔ مگر کیا ایک بندوق اور بڑا آتالالا شکار ایک بھی نہیں ہوا اور طرفہ تو یہ ہوا کہ ابر باد کا سامان ہوا۔ گھبرائے آفتاب ڈوب چلا شکار نہیں ملا اس سے ہمت پست چلنے کی اتنی عادت نہیں۔ ولولے آتو گئے۔ جاتے وقت قلیہ باہر۔ ہر کسی نے جوتا ہاتھ میں لیا اور دھیمے اور سست قدم سے محض افسردگی اور عجلت کے ساتھ دیپ نگر پہنچے اور شام ہو گئی اور تحویل دیکھی تو سب کے پاس چار پیسے نکلے، کراؤ سفید کی پی اوکری ملی۔ کیا بیان کریں کیا لذت تھی یا ہم لوگوں کی بھوک کے سبب سے اس میں یہ بات تھی غرض اپنے آدمیوں میں اسکی بساط کیا اور کھوجا معلوم ہوا کہ بس اب سے ہی نہیں۔ ہائے ہائے بھوک جگ گئی اور کچھ بھی نہیں پانی بھی اب خاصی طرح سے برسنے لگا۔ شب کی تاریکی بھی بڑھ چلی۔ ایک دوکان اتراغ کی خالی تھی، اس میں گھس پڑے اوکڑے والی مودی سے ایک پیسے کا تیل لے کر چراغ کا اہتمام کیا۔ بمشکل اس نے جلانے دیا۔ ایک کھجور کی چٹائی دی۔ بندوق اور جوتوں کا تکیہ بنایا اور ایک چٹائی پر بیٹھے۔ عندالاستفسار حسین بخش کی تحویل میں ایک دوانی ٹھہری۔ مودی سے چاول دال مانگا۔ اس نے کہا جنس تو ہے مگر ایندھن نہیں ہے اور پانی ہے کہ برس رہا ہے۔ کھچڑی پکانے کی خیالی کھچڑی پکی مجبور ہے۔ اور آخر کار سب سے وکھن نور میاں پھر ظہور اور پھر ہم اور پھر بڑے میاں اور سب سے اتر انہی کے قریب غریب حسین بخش پڑ رہتے گئے اور رسی ایک دولائی اور ایک دوہرے وہ دانت سے دانت لڑانے والی سردی کا مقابلہ کیا۔ بھوک کا غلبہ، سردی کی تکلیف، شکار کے نہیں ملنے سے ایک قسم کی خفت، سب طرف کی مصیبت نے اس کہار اور پیادہ کی راحت اور آؤ بھگت کے خیال کو بڑا اشتاق کر دیا اور صرف بر سر فرزند آدم ہر چہ آمد بگذرد کے سہارے ۴ بجے شب تک جاگتے کاٹ دیا۔ چاندنی کچھ معلوم ہوئی پانی تھما اور ہم لوگوں نے یہ سوچا کہ دوڑتے ہوئے چلنے سے سردی رفع ہو جائے گی۔ موڑا کو جو ہم لوٹے میں جا گھسا تھا وہیں چھوڑا اور سب کے سب وحشیوں کی طرح دوڑتے ہوئے دیپ نگر سے ایسے وقت لہیری محلہ گھر پہنچے کہ جناب بھائی آل صاحب کے لیے ہمارے گستر شیخ محمد شفیع صاحب سلمہ یہ اچھی طرح یاد نہیں

ہے کہ وضو کا پانی گرم کر رہے تھے یا ہاتھ سینکنے کو صرف آگ سلگا رہے تھے اور ابھی بخوبی نماز صبح کا وقت نہیں ہوا ہے۔ غرض دس برس پیچھے کا واقعہ یاد آ گیا۔ آج کی سرگذشت کے ساتھ لکھ دیا اور اگر خدا نے دس برس آیندہ جیتا رکھا اور اگر اس نے چاہا تو ۲۵ فروری ۱۹۰۴ء کا واقعہ بھی جو کچھ ہو گا لکھ دوں گا ورنہ بقول آتش ؎

آسماں مر کے تو راحت ہو کہیں تھوڑی سی
پاؤں پھیلانے کو ہاتھ آئے زمیں تھوڑی سی ،،

دوسرے صفحے سے ۲۵ فروری ۱۹۰۴ء کی یادداشت اس طرح درج ہے :۔

" الحمد للہ الحمد للہ آج مجھے بیس برس کا واقعہ یاد آیا اور دس برس کی تحریر کے وعدے کے موافق آج کے واقعات کا لکھنا نصیب ہوا وہ یہ کہ آج صبح میں مقام دیوے سے بیعت عزت حسین ساکن ضلع بڑوان کے یکہ پر سوار ہوا اور اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ دو بجے اور تاک کی سڑک کی ٹٹ پالی (کذا) ۲۱۷ میل گرینڈ ٹرنک روڈ چڑھے اور دس بجے اورنگ آباد پہنچے۔ عزیزی سید ابوالحسن، عزیزی سید ابوالخیر، عزیزی سید ابو نصر اور عزیزی سید ابو الفتح سلمہم اللہ تعالےٰ سب بھیا ہیں ان سے ملتا رہا۔ میں ایک بز (نر) بوجہ نہیں ملنے آہنتہ کے بقر عید کے لیے خریدا۔ پھر درۂ تکان سفر کے باعث سو گئے۔ چار بجے گھوڑے پر سوار ہوے اور اورنگ آباد شہر سے مہاراج گنج تک ایک سڑک سے اس کی پیمائش کیا۔ ہوا تند تھی۔ خفیف ابر بھی محیط آسمان تھا۔ واپسی کے بعد خفیف درد سر مجھ کو محسوس ہوا۔ ۲۵ فروری ۱۸۸۴ء کا واقعہ تو یاد ہی تھا اور یہ بھی ما فی الذہن تھا کہ آج کی سرگذشت ہے۔ حسب المنصوب لکھنا ضرور ہے۔ لہذا یہ دو صفحے سیاہ کیے گئے۔

اگر زندگی وفا کی اور ۱۹۱۴ء کا ۲۵ فروری دیکھنا نصیب ہوا تو پھر بھی کچھ سرگذشت لکھ ہی دوں گا ورنہ ؎

من نوشتم حرف کردم روزگار   من نمانم ایں بماند یادگار

لیکن اگلی یادداشت لکھنے کا موقع مصنف کو نصیب نہ ہوا اور ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء کو آپ چل بسے۔ آخری صفحہ

پرحسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء) کی یہ یادداشت درج ہے:

"۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء مطابق ۲۵ رجمادی الاوّل ۱۳۲۳ھ روز شنبہ کا دن گذار کر ۱۱ بجے شب کو فخر بہار سید محمد عبد الغنی فخر بہاری نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رجوع کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محررہ حسین الدین احمد مقام گیا، ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۸ رجمادی الثانی ۱۳۳۹ھ خانقاہ منعمی ابوالعلائی گیا۔"

دوسری یادداشت ۱۶ فروری ۱۹۲۵ء کی اس طرح درج ہے۔

"الحمد للہ کہ آج ۱۶ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۴۳ھ یک بیک جناب بھوپھا سید ظفر الدین احمد صاحب سے تذکرہ جناب فخر بہاریؒ کا تذکرہ ہوا اور یہ سفینہ نکالا گیا یادداشت پڑھی گئی۔ بطور یادداشت میں نے قلمبند کر لیا۔ حسین الدین احمد"

دیوان رسا

مصنف : حکیم عبدالعزیز رسا بہاری

کاتب : 〃 〃 〃

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۱۲۱

مسطر : ۱۷

سائز : ۲۳×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : دیوان۔

ابتدا :

مرا دل اور یہ جلوہ کسی کے روئے روشن کا — چراغ اب گل ہوا شمع نہال دشت ایمن کا
میں جلوہ دیکھتا ہوں ہر جگہ اس روئے روشن کا — مبارک حضرت موسیٰ کو جھگڑا دشت ایمن کا
تم اپنا حسن بھی دیکھو مرے ارمان بھی نکلیں — کبھی تو دیکھ لو آئینہ مرے قلب روشن کا

:

صورت بھی میں نہ دیکھوں پہلو میں غیر بیٹھیں — اور دشمن مروت رسم وفا یہی ہے
گر شوق سے جفا تو شکوہ نہیں کروں کا — گر تو بدل گیا ہے مری وفا بھی ہے
تقصیر کی عدو نے روٹھے ہیں آپ مجھ سے — اس عدل کے میں صدقے کیا اچھی منصفی ہے

: حکیم عبدالعزیز رسا بہاری بہار شریف ضلع نالندہ کے باشندہ تھے آپ شمشاد لکھنوی کے شاگرد اور آسی غازیپوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے ۱۹۲۰ء میں وفات پائی آپ کا تفصیلی ذکر تذکرہ مسلم شعرائے بہار جلد دوم مصنفہ حکیم احمد اللہ ندوی میں موجود ہے۔

پیش نظر نسخہ شمشاد لکھنوی کے پاس بغرض اصلاح بھیجا گیا تھا۔ نسخہ کے آخری صفحہ پر شمشاد لکھنوی کی یہ تحریر موجود ہے۔

"میں نے اس کو اچھی طرح دیکھ ڈالا صرف ایسے مقام پر وجہ اصلاح لکھ دی ہے جہاں

مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو غور کرنا پڑیگا ورنہ اور مقام آپکی فہم پر چھوڑ دیئے ہیں۔
اب اس کو چھپوا دیجئے اور رسید بہت جلد بھیجدیجئے آجکل میں بہت متردد رہتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اسکا تردد اور تردد دل کو بڑھادے"

فقط والسلام محمد عبدالاحد

پیش نظر نسخے میں ۱۲۰ غزلیں ہیں جو ردیف وار ترتیب دی گئی ہیں۔

دیوانِ عاصی

مصنف : عاصی

کاتب : بخطِ شاعر

سنہ تصنیف : ۱۳۶۷ھ

سنہ کتابت :

اوراق : ۱۲

سطور : ۲۴

سائز : ۱۷×۹ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : شاعری

ابتدا : بظاہر گرچہ وہ سب سے نہاں ہے — مگر جلوہ حقیقت میں عیاں ہے
خیال یاد دل میں ہر زماں ہے — ہمیشہ نام اس کا بر زباں ہے ....

خاتمہ : اگر خواہی بماند یادگارش — سن رحلت رقم کن برمزارش
معاً در دل چو فکر غور کردم — خدا جنت عطا کردہ نوشتم

کیفیت : شاعر کے حالات نہیں معلوم۔ یہ نسخہ شاعر نے بدست خود لکھ کر اپنے کسی قریبی عزیز مولوی وحید الدین صاحب کو پیش کیا تھا۔ پہلے صفحہ پر یہ عبارت درج ہے۔" ایں غزلیات عاصی را نوشتہ بدست خاص مولوی وحید الدین را بخشیدم۔ راقم الحروف عاصی، بتاریخ ۱۶ ..... روز یکشنبہ ۱۳۶۷ھ"، آخر میں مندرجہ ذیل لوگوں کا قطعہ تاریخ درج ہے۔

۱۔ مولوی عبد الرشید مرحوم کولوی (م ۱۳۵۶ھ) ۲۔ مولوی خلیل احمد مرحوم مختاری الدین پوری (م ۱۹۳۶ء) ۳۔ قاضی حسین مرحوم شیرگھاٹوی (م ۱۹۳۸ء) ۴۔ شاہ درگاہی صاحب مرحوم سجادہ نشین خانقاہ بلخیہ فتوحہ (م ۱۳۵۵ھ)

کلاسیفیکیشن آف میڈیسنز

مصنف : برجموہن لال

کاتب : برجموہن لال

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق صاف

اوراق/صفحات : ۳۶ ص

مسطر : ۱۳

سائز : ½۲۴ × ½۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : ہومیوپیتھی۔

ابتدا : واضح ہو کہ میڈیسن کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک وہ جو جلد وغیرہ پر لگایا جاتا ہے جس کو اکسٹرنل کہتے ہیں دوسرا وہ جو کھلایا پلایا جاتا ہے انٹرنل کہتے ہیں۔۔۔۔

:

: یہ نسخہ برجموہن لال کی تالیف کردہ "میٹریا میڈیکا" کے ساتھ مجلد ہے۔

گلزارِ نشاط

مصنف : فتح علی

کاتب : سید وارث حسین

سنہ تصنیف: ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء

سنہ کتابت: ۱۲۸۶ء

اوراق : ۴۶

سطور : ۱۴

سائز : ۲۴×۱۴ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : اخلاقیات

ابتدا : ہے ثنائے نخل بند کائنات — تازگی بخش گلستان حیات
تر زباں ہوتی ہے آب حمد سے — سبز باغ دل سحاب حمد سے ...

خاتمہ : گر کسی کو شبہ دامن گیر ہو — آئینہ باصورت تقصیر ہو
تو چھپاوے ذیل لطف وجود سے — عفو چاہے خالق معبود سے

ترقیمہ : نسخہ ہذا "گلزار نشاط" بخط خام گمنام سید وارث حسین عفی اللہ عنہ متوطن شہر عظیم آباد محلہ ال شاہ محمد اسحاق مرحوم بتاریخ بست وہفتم ربیع الاول شریف یوم پنجشنبہ ۱۲۸۶ھ بموضع محی الدین نگر تربت دولت جناب شاہ محمد حسین صاحب قبلہ نوشتہ و پیش جناب شاہ صاحب وقبلہ ممدوح گذرانید شرع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

کیفیت : اس میں پانچ "چمن" ہیں اور ہر چمن میں کئی حکایات ہیں۔ چمن اول اولیائے باصفا و اصفیائے باخدا کے بیان میں ہے۔ چمن دوم موعظتہائے دلپذیر و نصائح بے نظیر پر مشتمل ہے۔ چمن سوم حکایات عجیب و نکات غریب پر مشتمل ہے۔ چمن چہارم میں کلمات ظریفان بلاغت بیان ولاجواب و ساکت بیان کیا گیا ہے۔ چمن پنجم میں تذکرۂ کیشران رسا و نتائج طبع وقاد و فکر نقاد بنا ہے۔ چمن اول میں تیرہ حکایات ہیں۔ چمن دوم میں نو حکایات ہیں اور چمن سوم میں پندرہ حکایات ہیں اور چمن چہارم دس حکایات پر مشتمل ہے اور چمن پنجم حکایات پنج پر مدور ہے۔

گنج فیض

مصنف : محمد وزیر عطا دانا پوری

کاتب : " " "

سنہ تصنیف : ۱۲۸۲ھ

سنہ کتابت : ۱۲۹۳ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۴۳، ق

سطر : ۱۷

سائز : ۳۰×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : مثنوی (سیرۃ)

ابتداء : بعد حمد و نعت صد شکر و سپاس ناظران نظم سے ہے التماس
گلشن میلاد جو مشہور ہے فیض کا دفتر ہے جلد نور ہے
دیکھ کر اس کو محبوں نے کہا خوب لکھا تو نے اے صلی علےٰ
واہ کیا نسخہ ہے بے مثل و جواب موجب آمرزش و وجہہ ثواب

: آفریں صد آفریں صد آفریں تجھ سے راضی ہو خداوند زمیں
ہوس تالیف کا جویا اگر پرہ ہے کول دیدۂ اہل نظر
صلی یارب السمٰا والقمر دائماً سلام علے خیر البشر
بھیج اے خالق مرے اپنا سلام دستگیر روز محشر پر مدام

: بخط خام سراپا تقصیر والخطا محمد وزیر عطا تمام شد حررہ تاریخ بست چہارم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۳ ہجری قدسی۔

: یہ منظوم سیرۃ النبی ہے جسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ذکر پیدائش پر مشتمل ہے جس کا نام "گلشن میلاد" ہے دوسرا حصہ واقعہ معراج سے متعلق ہے "معراج النبی" عنوان رکھا گیا ہے۔ تیسرا حصہ معجزات کے بیان پر ہے جس کا عنوان "معجزات احمدی" ہے۔ چوتھا حصہ ذکر وفات ہے عنوان اس کا "بیت الحزن" ہے۔ آخر میں شاہ محمد اکبر ابو العلائی دانا پوری کا اردو و فارسی قطعہ تاریخ ہے۔

گیا کی مسجدیں

مصنف : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء)

کاتب : بخط مصنف

سنہ تصنیف : ۱۹۲۷ء اور ۱۹۳۹ء کے مابین۔

سنہ کتابت :

اوراق :

سطور :

سائز :

خط : نستعلیق

موضوع : تاریخ (آثارات)

کیفیت : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء) مصنف کتاب ہذا نے شہر گیا (صوبہ بہار) کی تمام معروف و غیر معروف مسجدوں کی تاریخ ترتیب دی ہے۔ حتی الامکان مسجدوں کی تمام تفصیلات درج کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً مسجد کا نام، کس محلہ میں واقع ہے، کب تعمیر کی گئی۔ اگر کوئی کتبہ ہے تو اس کی نقل اس مسجد کی وقف جائدادوں کی تفصیل، آمدنی، متولی کا نام و پتہ، مسجد کے متعلق کاغذات کی نقول سے میونسپل نمبر، مسجد کے آباد و غیر آباد ہونے کی تفصیل

نسخہ نہایت ہی کرم خوردہ ہے اور ناقص الطرفین ہے۔ جلد بندی کے ذریعہ ان کرم خوردہ اور منتشر اوراق کو سنبھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نمبر شمار کے اعتبار سے ۵۴ مسجدوں کا اندراج درج ہے۔ لیکن ناقص الاول ہونے کے سبب یہ نمبر ۸ سے شروع ہوتا ہے (اس کا آٹھواں اندراج نہیں ہے) اس طرح صرف ۴۸ مندرجہ ذیل مسجدوں کی تفصیلات ملتی ہیں۔

۱۔ ننھے نواب صاحب کی مسجد، پنچایتی اکھاڑہ
۲۔ معظم علی خاں کی مسجد، چوک روڈ پرانا جیل
۳۔ جامع مسجد، سرائے
۴۔ چھوٹی مسجد، سرائے
۵۔ رمنہ کی مسجد، پاندریبہ
۶۔ شیعوں کی مسجد، رنگ بہادر روڈ

۷۔ ٹوری کلال کی مسجد، ٹیڑھی بازار
۸۔ بتن بھڑوے کی مسجد، پکی کلالی
۹۔ شہابو درزی کی مسجد، چوک سبزی بازار
۱۰۔ چھت والی مسجد، فقیر ٹولہ حق ٹولہ
۱۱۔ شیر شاہ کی مسجد، وکٹی پارک
۱۲۔ حافظ ارادۃ الحق کی مسجد، گھسیار ٹولہ گلی میں
۱۳۔ مولوی عبدالقادر کی مسجد، گھسیار ٹولہ
۱۴۔ ملک مختار احمد کی مسجد، مرارپور
۱۵۔ میر راحت حسین پلاسی کی مسجد، مرارپور
۱۶۔ ہیرگرو کی مسجد، پرانا گدام، فتح گنج
۱۷۔ دیوان حرمت علی کی مسجد، کٹھوکرتالاب
۱۸۔ محمد خلیفہ کی مسجد، مرارپور
۱۹۔ مرزا دوست محمد کی مسجد، مکلوڈ گنج
۲۰۔ مولوی اسحاق کی مسجد، مکلوڈ گنج
۲۱۔ دلہن گنج کی مسجد، مکلوڈ گنج
۲۲۔ ملا باقر کی مسجد، معروف گنج
۲۳۔ چھوٹی مسجد، معروف گنج
۲۴۔ کریم گنج کی مسجد، کریم گنج
۲۵۔ کچہری کی مسجد، دگھی تالاب
۲۶۔ دگھی کی مسجد، پچھم دگھی تالاب
۲۷۔ پیر منصور شہید کی مسجد، رمنہ

۲۸۔ بھڑوں کی مسجد، کوڑی باری
۲۹۔ عبدالصمد درزی کی مسجد، نادرہ گنج مچھوا ٹولی
۳۰۔ ناظر ابراہیم علی کی مسجد، نادرہ گنج
۳۱۔ عالمگیر شاہی مسجد، بھسن گھاٹ، نذر گنج
۳۲۔ شاہ برمزید کی مسجد، نذر گنج
۳۳۔ حسین بخش کی مسجد، نذر گنج
۳۴۔ خانقاہ منعمیہ کی مسجد، نوا گڑھی
۳۵۔ گائتری گھاٹ کی مسجد، کھرکٹا، اوپر ڈیہہ
۳۶۔ اندر گیا اڈہ کی مسجد، مولاگنج
۳۷۔ سروَن شہید کی مسجد، بیرنی تالاب، گھوگری ٹانڑ
۳۸۔ دیوچورہ کی مسجد، قریب سورج کنڈ
۳۹۔ لکھن پورہ کی مسجد، لکھن پورہ۔
۴۰۔ نجف علی شاہ کی مسجد، گھوگری ٹانڑ
۴۱۔ عبدل چوڑی فروش کی مسجد، شاہ میر صاحب کا تکیہ
۴۲۔ شاہ میر صاحب کی مسجد، شاہ میر تکیہ
۴۳۔ متی کی مسجد، گیوال بیگہہ
۴۴۔ تراب مستری کی مسجد، گیوال بیگہہ
۴۵۔ جامع مسجد، گیوال بیگہہ
۴۶۔ قادر انگریز کی مسجد، گوپال گنج، بنیاد گنج
۴۷۔ بھڑوں کی مسجد، مانپور
۴۸۔ شاہ ناظم احمد کی مسجد، مانپور

مثنوی عشق

مصنف : خواجہ رکن الدین عشق المعروف بہ میرزا گھسیٹا

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۴۷

سطور : ۱۳

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : شاعری (مثنوی)

ابتدا : الٰہی غنچۂ دل کو تو وا کر — زباں کو حمد سے تو آشنا کر
زباں کنجی ہو آگہی عطر ان کی — کہ یعنی دے اسے قدرت بیاں کی .....

خاتمہ : .... حقیقت اپنے سے ہے آپ محروم — اگر دم مارے کوئی ہوے محرم
ز چشم غیر کو ہے آنی طاقت — جو دیکھے وہ لطافت پر لطافت

کیفیت : کاتب نے مثنوی نامکمل نقل کی ہے۔

میٹریا میڈیکا

مصنف	:	گیرڈ صاحب مترجم: برجموہن لال
کاتب	:	برجموہن لال
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۸۷۷ء
خط	:	نستعلیق صاف
اوراق/صفحات	:	۱۵ × ۳۹۴ ص
سطر	:	۱۳
سائز	:	۲۴½ × ۱۵ سینٹی میٹر
موضوع	:	ہومیوپیتھی۔
ابتداء	:	جو دوا کہ استعمال ہوتی ہے اس کا وزن دو طور پر ہے ایک ثقیل دواؤں کے واسطے جو بذریعہ باٹ اور ترازو کے وزن کیا جاتا ہے دوسرا سیال چیزوں کے واسطے جو بذریعہ پیمانہ کے ناپا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔
	:	۔ ۔ ۔ نمونیا اور انٹرنل انفلامیشن وغیرہ میں بہت فائدہ بخشتا ہے اور تیز بخار کی علامتوں کو بھی کم کر دیتا ہے اور پین فل میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور اس کو ویزی کنت (کذا) کے واسطے جبکہ انٹرنل کیجین (کذا) کے سبب کے افعال میں خرابی ہوئی مثلا ہیڈ وغیرہ میں تب اسکو لگاتے ہیں اور پین فل پارٹ میں جو بغیر انفلامیشن کے ہووی مثلا سوزالجہاد (کذا) وغیرہ میں اور اسکین ڈیزز میں لگاتے ہیں۔ خوراک تنکچرہ بوند سے ۲۰ بوند تک ہے۔ فقط تمام شد۔
	:	یہ کتاب بہ میٹریا میڈیکا ترجمہ کیا ہوا کتاب انگریزی گیرڈ صاحب کی میٹریا میڈیکا سے تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۷۷ء کو وقت چار بجے دن کو اختتام کو پہنچی (پہنچی)۔
	:	مصنف غالبا بانکی پور پٹنہ کا رہنے والا ہے۔ دیباچہ کے اختتام پر "بندہ برجموہن لال بانکی پور" لکھا ہے۔ اور انگلش میں اس کی تفصیل یوں لکھی ہے۔

irj Mohanlal, Ph.D.
emple School of Medicine, Patna
Bankipore

7/6/77

ہدایت المسافرین

مصنف : سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی (متوفی ۱۳۱۱ھ)

کاتب : بقلم مؤلف

سنہ تصنیف : ۱۲۶۰ھ

سنہ کتابت : ۱۲۶۰ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۶۸ ق

سطور : ۱۹

سائز : ۱۷ × ۲۹ سینٹی میٹر

موضوع : سفرنامہ حجاز

ابتدا : سب صفتیں ثابت ہیں ذات واجب الوجود کی کہ خلوت خاص احدیت سے بہر جلوت اخلاص وحدت کے مسافر ملک شہود ہوا، ہزاران ہزار ہوں شکر گزار صفات ممکن الوجود کا کہ وحدت سے کثرت میں آ کے اپنے مخلوق کا معبود ہوا . . . .

خاتمہ : . . . حاجی علاء الدین صاحب تھے کامل درویش وارستہ از تعلق اقارب و خویش طریقہ سہروردیہ میں شاہ محمد آفاق صاحب سے تھے فیضیاب، اعلیٰ حضرت سیدنا ابو العلاء کے فیض سے بھی تھے کامیاب، اگرچہ بیش انکا بالا از صد سال گذرا تھا الا جذب و شعور ویسا ہی تھا . . . (ناقص الآخر)

کیفیت : مصنف صوبہ بہار کے تیرہویں صدی ہجری کے ایک صوفی باصفا اور صاحب تصنیف و تالیف بزرگ تھے۔ آپ کی اردو، فارسی اور عربی کی تصنیفات آج بھی آپ کی خانقاہ میں موجود ہیں۔ آپ کا وصال ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور آپ اپنی خانقاہ (گیا) میں ہی مدفون ہوئے۔

۱۲۶۰ھ میں مصنف نے حج و زیارت بیت اللہ کا قصد کیا اور اپنے وطن دانا پور سے پاپیادہ نکل پڑے، شہر شہر، قریہ قریہ چلتے ہوئے مکہ معظمہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کی اور اسی طرح واپس لوٹے۔ "سبب تالیف" کے ضمن میں اس کی تفصیل یوں لکھتے ہیں:

" . . . جاننا چاہیے آغاز سفر اس فقیر حقیر کا بارہ سو ساٹھ ہجری میں ہوا اور بارہ سو چونسٹھ ہجری

یں معاودت منزلِ مقصود سے کر کے وطن میں آیا۔ اس کتاب میں اپنی سرگزشت لکھی ہوئی چار برس سات روز سات مہینے کی ہے۔ بندہ مسکین **فانی** بھی ہوتا تھا، بعالم سفر مسافر لیل و نہار صبح و شام اور گاہے دو یک روز کہیں کہیں کرتا تھا مقام۔۔۔"

"ہدایت المسافرین" اردو کا پہلا سفر نامہ حجاز ہے مصنف ہی اردو میں اس صنف کے موجد قرار پاتے ہیں۔ مصنف نے اسے تین جلدوں میں منقسم کیا ہے۔ تفصیل ان کی ہی زبانی سنیے:

"۔۔۔ الحاصل بقاعدہ ابجد سال روانگی سے نام اس کتاب کا رکھا **دید مغرب** نام اور موسوم کیا بہ **ہدایت المسافرین** بہر تفہیم خواص و عام، اور تحریر پائی کتاب ہذا بجائے فصول و ابواب تین **جلد** کر کے **جلد پہلی** نامزد ہے **بسیر الھند** اس میں چار سفر کا ہے بیان، مسافرت قصبات و شہر ہندوستان، **جلد دوسری** کا نام **زائر عرب** اس میں لکھی ہے میں نے کیفیات **حرمین الشریفین** و زیارت روضہ رسول الثقلین، اور کچھ سرگزشت لکھی اپنی جان کی صلاح و فلاح دارین، **جلد تیسری** کو کیا موسوم بہ **کیفیت مراجعت**"

پہلی جلد کو چار سفر پر منقسم کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دوسری اور تیسری جلد دست برد زمانہ کی نذر ہو گئی۔ پہلی جلد میں بھی صرف دو سفر کی ہی روداد باقی ہے۔ پہلا سفر داناپور (پٹنہ) سے اکبر آباد (آگرہ) اور دوسرا سفر اکبر آباد سے دہلی تک۔

مصنف کا عہد مغلیہ دور کا آخری زمانہ تھا لہٰذا مصنف نے اپنے دہلی کے سفر کی روداد کے بیان میں بہادر شاہ ظفر سے ملاقات اور زوال پذیر تہذیب کا جو نقشہ کھینچا ہے، وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ سفر نامہ کے علاوہ اس تصنیف کی اپنی ایک تہذیبی اور کلچرل اہمیت بھی ہے۔

مخطوطات عربی

احیاء علوم الدین

مصنف	:	حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی
کاتب	:	
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۴۴ھ
خط	:	نسخ
اوراق/صفحات	:	۱۵۷ ق
سطر	:	۳۵
سائز	:	۲۷×۲۰ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا	:	وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ احمد للہ کثیر اً متوالیا وان کان یتضال حق دون جلالہ حمد الحامدین علی رسولہ ثانیا صلاۃ تستغرق مع سید البشر سائر المرسلین۔۔۔۔
خاتمہ	:	۔۔۔۔ وھذا اخر الربع الاول من اربعۃ اجزا یتلوہ انشاء اللہ تعالی فی الربع الثانی من ادل العادات کتاب آداب الاکل۔۔
کیفیت	:	کتاب کے سرورق پر تین مہریں ہیں جن میں دو مٹائی جا چکی ہیں۔ ایک مہر پڑھی جاتی ہے "سید عنایت اللہ ۱۱۰۸ھ" ان کے علاوہ دو تاریخ قلم سے لکھی ہوئی ہیں اوّل شوال ۱۱۶۱ھ اور دوسری ذیقعدہ ۱۱۴۴ھ۔ کرم خوردگی کے باعث مزید تفصیلات نہیں پڑھی جا سکیں۔

اسماء الرجال

مصنف : عبد الحق بن سیف الدین الدہلوی

کاتب : سید غلام باسط المشتہر بجمال الدین احمد الجعفری الباقری العلوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۶۴ھ

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق/صفحات : ۳۴۰ ق

مسطر : ۱۷

سائز : ۱۳ × ۲۳ سینٹی میٹر

موضوع : اسماء الرجال

ابتداء : الحمد للہ الذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم الی کاف الناس وجعل سید المرسلین وخاتم النبیین وجعل امۃ اخرجت للناس یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویدعون الخلق الی طریق الحق والیقین . . . ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ھو عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن غالب بن نہر بن مالک بن النضر بن کنانہ القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرہ و کان اسمہ فی الجاھلیۃ عبد رب الکعبۃ فسماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم . . . . . –

اختتام : . . . قال ابن عبد البر کان من اعلم الناس بسیر اھل الکوفہ مع مشارکتہ فی جمیع مذاھب الفقہاروی عنہ ابن مظفر الحافظ و الحافظ ابو القاسم الطبرانی و ابوبکر بن المقری و اخرون ولد سنۃ تسع وعشرین وقیل تسع وثلاثین ومائتین ومات سنہ احدی وعشرین وثلثمائہ واللہ اعلم .

ترقیمہ (اول) : قد وقع اختتام ھذا الکتاب المسمی اسماء الرجال من تصنیف شیخ عبد الحق دھلوی بید سید ثناء اللہ الحسینی الحسنی فی عہد عالمگیر ثانی بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ فی ۱۱۶۹ھ تسع وستین و الف مایۃ ھجری کانت التاریخ عہدی عشر شہر

رجب المرجب ستہ جلوس والا فی تربیۃ السلام حفظہ اللہ من الافات والبلیات مالکہ سید غلام نجف وسید شرف الدین والد ان سید محمد حسینی الحسنی اللہم ارزقنا محبتک ومحبۃ حبیبک المصطفیٰ وآلہ الامجاد علیہم الصلوٰۃ والسلام جعلنا اللہ من حزبہم واحیانا علی دینہم وامانتا علی حبتہم وحشرنا فی زمرتہم اللہم اغفرلنا ولجلسائنا ولمن قراء ھا وکاتبھا وسمعھا ونظرھا آمین رب العالمین۔

ترقیمۂ ثانیہ : وھبت ھبۃ صحیحۃ ھذہ النسخۃ المسماۃ باسماء الرجال للسید العالم الاشرف ملا سید جمال الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ فی خامس ربیع الثانی سنۃ ۱۰۷۴ الف ومائۃ واربعۃ وسبعون من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

کیفیت : مصنف دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور محدث گذرے ہیں آپ کی وفات . . . . ہوئی۔ آپ ایک کثیر التصانیف بزرگ گذرے ہیں آپ کو تذکرہ نویسی سے خاص شغف تھا "اخبار الاخیار" آپ ہی کی تصنیف ہے جو ہندوستان میں لکھے جانے والے صوفیا کے تذکروں میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

"اسماء الرجال" بھی آپ کی تصنیفات میں ایک اہم تصنیف ہے اب تک کی تحقیق کے مطابق اس کے صرف دو نسخے دستیاب ہیں ایک نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے جسے خدا بخش خاں نے ۱۸۹۴ء میں نقل کرایا تھا اور دوسرا نسخہ کتبخانہ خانقاہ منعمیہ گیا کی ملکیت ہے۔ پیش نظر نسخہ مصنف سے قریب العہد ہے۔ سرورق پر کاتب کی یہ عبارت درج ہے۔

ھذہ النسخۃ اسماء الرجال من مصنفات شیخ عبد الحق الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اعطاھا ووھبہا بالہبۃ الصحیحۃ الشرعیۃ سید محمد السمرقندی ثم السلاری مد اللہ ظلہ العالی لعبد الضعیف سید غلام باسط المشتہر بجمال الدین احمد الجعفری الباقری العلوی الحسینی العلوی والفاطمی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ فی خامس ربیع الثانی من سنۃ ۱۰۷۴ الہجریۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اسی صفحہ پر شنگرفی روشنائی میں ایک مہر بھی تھی جو مٹا دی گئی ہے۔ آخری صفحہ پر تین مہریں ہیں دو مہریں "سید محمد" کی بیضاوی شکل میں سیاہ روشنائی میں جس میں ایک کافی ہلکی ہے۔ صاف پڑھی نہیں

جاتی۔ دوسری "ابومحی الدین محمد ابراہیم غفرلہٗ" کی شنگرفی روشنائی میں ہشت پہل صورت میں ہے۔
آخری صفحہ کی پشت پر کسی مطالعہ کنندہ کی یہ یادداشت درج ہے۔

"حضرت مولانا و اولانا مولوی محمد برکت قدس سرہٗ بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۱۸۲ ھجری روز شنبہ وقت عصر در دار الخلافہ شاہجہان آباد در کٹرہ غازی الدین خاں واصل بجوار رحمت الٰہی از دار فانی بدار باقی رحلت فرمودند انا للہ وانا الیہ راجعون و بتاریخ ہفتم روز یکشنبہ بدرگاہ حضرت شاہ نظام الدین اولیا قدس سرہ بموجب وصیت خاص مدفون شدند انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم نور مضجعہ آمین بحرمت النبی الامی و الامجادہ سنۃ الف ومائۃ واثنین وثمانین من الھجرۃ"

نسخہ صحیح حالت میں ہے درمیان میں کہیں کہیں پر کرم خوردگی کے اثرات ہیں لیکن ان کا اثر تحریر پر کوئی خاص نہیں ہوا ہے۔

دلائل الخیرات

مصنف :

کاتب : محمد طاہر

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۰۷ھ

خط : نسخ

اوراق / صفحات : ۲، ق

سطر : ۱۳

موضوع : ادعیہ

ابتداء : قال الشیخ الفقیہ الامام العالم محمد بن سلیمان بن ابی بکر بن سلیمن الجزوی رحمہ اللہ تعالی الحمد للہ الذی ھدانا للایمان والاسلام والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد الذی . . . . . .

خاتمہ : . . . من المحشورین فی زمرۃ النبیین و . . . . یوم القیمۃ یا رحمن۔

ترقیمہ : تمام شد دلائل الخیرات بروز پنجشنبہ تاریخ یازدہم شہر شعبان المعظم ۱۲۰۷ یکہزار دو صد و ہفت من ھجرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب الحروف خادم الطلبا اقل العمر عاصی المعاصی محمد طاہر بمقام چندورہ پرگنہ طالب آباد بدولت خانہ چودھری صاحب مشفق بسیار مہربان علی نواز چودھری صاحب حصہ ہفت آں یک وتیم پای تحریر یافت۔

الشفع المشفع

مصنف : السید السند المحقق المدقق اعلم بن محمد علاء الدین علی المعروف بالجوزی۔

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۹

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : سیرۃ

ابتداء : هذا ملتقط نسخة الشفع المشفع من تصنيف السيد السند المحقق المدقق اعلم ابن محمد بن علاء الدين علی المعروف بالجوزی رحمهم الله ذکر ادم عرم فی الصحابه وادم ابو البشر اصابه بتمرتين لانه انعل لا انهم لا لثانيه فاذا اخصب لما حرلها خاصتها ارتكت فی للمع...

خاتمہ :

کیفیت : نامکمل

قرآن مجید

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : غبار

اوراق رصفحات : ۳

سطر :

سائز : ۹×۵۴+۹×۷۴+۹×۵۶ سینٹی میٹر

موضوع :

ابتداء :

کیفیت : یہ نسخہ خط غبار میں ہے۔ آیۃ الکرسی کے تحت مکمل قرآن لکھا گیا ہے لیکن پیش نظر صرف تین آیات ہیں۔ ان آیات کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مکمل قرآن دس اوزان پر مشتمل ہوگا۔

پہلا ورق قرآن مجید کا چھٹا حصہ ہے جو "یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم" کے تحت ہے۔

دوسرا ورق ساتواں حصہ ہے جس میں "ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء" ہے۔

تیسرا ورق آٹھواں حصہ ہے جو "وسع کرسیہ السموات والارض" کے تحت لکھا گیا ہے۔

ان تینوں اوراق کا عکس منسلک ہے۔

Arabic, Persian & Urdu Manuscripts in the Khanqahs of Bihar - I

Descriptive Catalogue of Manuscripts
preserved in
Khanqah Mun'amiya, Gaya

by
Dr. Ata Khursheed

Khuda Bakhsh Oriental Public Library,
Patna